بسم اللہ الرحمن الرحیم

میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الذکر المحمود فی بیان المولد المسعود

مؤلف
علامہ مولانا ابو الیاس امام الدین کوٹلی سیالکوٹ

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فہرست

اُس کو دُشمن جانو محبوبِ خُدا کا دوستو! ● جو کرے انکار حاصل جاہل محفلِ میلاد

مال و زر دُنیائے دوں کا صرف کر کے دوستو! دولتِ دیں کر لو حاصل محفلِ میلاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✪✪✪✪✪✪✪✪✪✪

ابتدائیه

الحمد لله الذی هدانا صراط الذین انعم علیهم من الصالحین والص

والسلام علی نبیه الذی ارسله رحمة للعالمین وعلی آله واصح

اجمعین ❀

بعد حمد و ثنا کے عرض ہے کہ آج کل جبکہ محفلِ میلاد بعض اشخاص کو بُری م

ہوئی اور کفر و شرک کہنے لگے تب عُلَماءِ وقت نے بھی ان کے عقائدِ باطلہ اور خیالا

فاسدہ کی تردید میں بہت سارے رسائل تصنیف کئے اور ان کے ہر ایک اعترا

دندان شکن جواب دیکھ کر عوام کو ممنون و مشکور فرمایا مگر ابھی تک منکرانِ میلاد فتاویٰ م

مُصَنِّف احمد علی سہارنپوری و رشید احمد گنگوہی جا بجا لئے پھرتے ہیں۔

حالاں کہ اس کے مندرجہ دلائل کا جواب قبل ازیں علمائے کرام دے

ہیں ہاں مستقل جواب اس کا میری نظر سے نہیں گزرا لہٰذا مختصر جواب اس کا لکھا ج

ہے۔ حسبی اللہ و نعم الوکیل۔

قول: احمد علی: ذکر کرنا پیدائش شریف ہمارے پیغمبر رسول صلی اللہ تع

علیہ وآلہ واصحابہ الف الف تحیۃ وسلام جو صحیح صحیح روایتوں کے ساتھ الخ۔

اقول: حقیقت میں......صاحب محفلِ میلاد کو جائز قرار دیتے ہیں، بلکہ فرماتے ہیں: کہ

> ایسی مجلس جبکہ ممنوعاتِ شرعیہ سے خالی ہو باعثِ خیر و موجب برکت ہے (چند سطور کے بعد مفصّل لکھ دیا کہ) ذکر خالص برکت اشتمال آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام موافق شرع شریف کے اور درود بھیجنا روح پاک آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر اور بیان کرنا اور معلوم کرنا صفات اور کمالات آں سرور کائنات علیہ التحیات کا موجب کثرت و برکت اور زیادتی رحمت کا اور دو جہان کی نیکیوں باعث دینے والا بلندیٔ درجات کونین کا ہے۔

پس یہی ہمارا مُدعا ہے اب مَولُود کے اثبات پر چنداں ضرورت تو نہیں رہی کہ کچھ لکھا جائے کیوں کہ مولوی صاحبان تسلیم کر چکے ہیں مگر عوام کے لئے کچھ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں

محفلِ میلاد کیا ہے؟

حضُور علیہ الصّلاۃ والسّلام کے اوصاف کا ذکر کرنا نظماً ونثراً اور ذکرِ ولادت شریف آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور وعظ کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھنا اور بیٹھ کر بھی صلاۃ وسلام کہنا، شیرینی وغیرہ تقسیم کرنی، آراستگیٔ مکان اور یہ سب اُمُور علی سبیل الانفراد

نصوصِ شرعیہ سے ثابت ہیں اس لئے پہلے ذکرِ میلاد و اوصافِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین قرآن شریف سے سُنئے!

قُرآن شریف سے ثبوت

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞

البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس رسول تمہیں میں سے گراں ہے (بھاری ہے) اس پر جو تم تکلیف اُٹھاؤ حریص ہے تمہاری ہدایت پر ایمان والوں پر شفقت رکھنے والا مہربان۔

دیکھو! خدا تعالیٰ نے اس آیت میں آپ کے آنے کا ذکر فرمایا اس کے بعد آپ کے اوصاف بیان فرمائے۔

یہی مولود شریف میں ہوتا ہے کہ آپ کے عالمِ غیب سے عالمِ شہادت میں آنے کا ذکر ہوتا ہے اور آپ کے اوصاف و کمالات کو بیان کیا جاتا ہے نظماً یا نثراً۔

خود خُدا نے کی ثنائے رحمۃ للعالمین		بُت زبانِ قال سے کرتے تھے وصف شاہدین
اور جماد و جانور بھی نعت سے چھوٹے نہیں		انبیاء دائم رہے مداح ختم المرسلین
ہاں مگر شیطان کو شاید ہو تو ہو اس میں کلام		ماسوا کی اس نے جب تعظیم سمجھی ہے حرام

ایسا ہی آپ نے خود ذکر کیا اپنی اوّلیت اور سابقیت و ولادتِ باسعادت کا بیان فرمایا اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سُنا حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کا خُود کرنا

ذکر میلاد حدیث شریف سے ثابت ہے وھو ہٰذا۔

میلاد کا حدیث شریف سے ثبوت

کما روی احمد والبزار والطبرانی والحاکم والبیہقی وابونعیم عن العرباض بن سارية:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وَ سَاُخْبِرُکُمْ عَنْ ذَالِکَ دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَبَشَارَۃُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّی الَّتِیْ رَاَتْہُ وَکَذَالِکَ اُمَّھَاتُ النَّبِیِّیْنَ یَرَیْنَ وَاِنَّ اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ رَءَتْ حِیْنَ وَضَعَتْ نُوْرًا اَضَائَتْ لَہٗ قُصُوْرُ الشَّامِ (خصائص کُبریٰ صفحہ ۴۶)

یعنی عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: کہ

میں خدا کا بندہ اور خاتم الانبیاء ہوں اس وقت سے کہ آدم ہنوز مٹی میں ملے ہوئے تھے اور دیکھو! میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ میں دُعا ہوں ابراھیم علیہ الصّلاۃ والسّلام کی اور عیسیٰ علیہ الصّلاۃ والسّلام کی خوش خبری ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں اسی طرح اور انبیاء کی مائیں خواب دیکھتی تھیں اور میری ماں نے دیکھا کہ ایک نُور نکلا کہ جس سے مُلکِ شام کے محل نظر آنے لگے۔

اسی مضمون کی حدیث مشکوۃ شریف صفحہ ۵۰۵ میں بھی موجود ہے نیز مشکوۃ

میں بحوالہ ترمذی ایک اور حدیث مذکور ہے:

وَعَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّہٗ جَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَکَاَنَّہٗ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنبَرِ،

فَقَالَ: مَنْ اَنَا؟

فَقَالُوْا: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ،

قَالَ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ،

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَخَیْرُھُمْ بَیْتًا۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ وہ بنی ہاشم کے متعلق بعض لوگوں سے کچھ ناگوار بات سُن کر حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کے پاس آئے، پس کھڑے ہوئے آپ منبر پر اور فرمایا: میں کون ہوں؟

محفلِ میلاد میں جو حاضر تھے انہوں نے عرض کیا:

آپ رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔

آپ نے فرمایا: کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطّلب ہوں۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا فرمایا اور بہترین خلق سے مجھ کو بنایا پھر دو گروہ کیے، سو مجھ کو بہترین گروہ میں رکھا، پھر قبائل بنائے اور مجھ کو افضل قبیلہ میں رکھا، پھر گھرانے جُدا کیے سو مجھ کو اللہ تعالیٰ نے باعتبار گھرانے کے افضل کیا ہے اور ذاتی فضل بھی عطا فرمایا ہے۔

بُخاری میں بہ روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نیز موجود ہے:

آپ نے اپنی پیدائش کا خُود ذِکر فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْهُ کَذَا فِی الْمِشْکٰوةِ.

سیّدنا ابو ہریرہ نے کہا: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

میری پیدائش بنی آدم کے اس خاندان میں ہوئی جو ہر زمانہ میں بنی آدم کی جماعتوں میں افضل رہا ہے یہاں تک کہ میں اس جماعت میں پیدا ہوا جس میں پیدا ہوا۔

پس احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہوا کہ خُود حضُور علیہ الصّلاۃ والسّلام نے اپنا حال ولادت باسعادت کئی بار ذکر فرمایا ہے۔

حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کی پیدائش کے حالات اور اُن کے اوصاف و کمالات کا ہم تک پہنچنا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام سے لے کر اب تک محفلِ میلاد ہوتی رہی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہمیں حضور کی پیدائش کے حالات واوصاف وکمالات کیسے مَعلُوم ہو سکتے تھے آپ کے اوصاف وکمالات و حالات پیدائش کا ذکر کرنا بھی مَولُود ہے۔ خُداوند تعالیٰ کا اپنے حبیبِ کریم کو نام لے کر خطاب نہ کرنا بلکہ اوصافِ حمیدہ کے ساتھ خطاب کرنا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خُدا تعالیٰ کو نہایت ہی نعت شریف کا اہتمام منظور ہے اور انبیاء کو خُدا تعالیٰ نام لے کر خطاب کرتا رہا ہے کما فی القرآن یا مُوسیٰ یا عیسیٰ یا نُوح وغیرہ حضُور علیہ الصّلاۃ والسّلام کو

قرآن شریف میں نام لے کر خطاب نہیں کیا یعنی یا محمد کہیں نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ حضور کے اوصاف کا بیان ہونا خدا کو بہت پسند ہے اسی کو نعت کہتے ہیں خواہ نظم ہو یا نثر ہر طرح خدا اور رسول کو پسند ہوگا۔

نعت خوانی کا بیان

خود حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے اوصاف شعروں میں برضا ورغبت سنے:

کما اخرج الحاکم والطبرانی عن خریم بن اوس قال:

هَاجَرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَہٗ مِنْ تَبُوْکَ فَسَمِعْتُ الْعَبَّاسَ یَقُوْلُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَمْدَحَکَ، قَالَ: قُلْ لَایُفْضِضِ اللّٰہُ فَاکَ! فَقَالَ

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَفِیْ مُسْتَوْدَعٍ حَیْثُ یُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَابَشَرٌ اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَّلَا عَلَقُ
بَلْ نُطْفَةٌ تَرْکَبُ السَّفِیْنَ وَقَدْ اَلْجَمَ نَسْرًا وَاَهْلَهُ الْغَرَقُ
مُنْتَقِلٌ مِنْ صَالِبٍ اِلٰی رَحْمٍ اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ
وَوَرَدْتَ نَارَ الْخَلِیْلِ مُسْتَتِرًا فِیْ صُلْبِهٖ اَنْتَ کَیْفَ یَحْتَرِقُ
حَتّٰی احْتَوٰی بَیْتُکَ الْمُهَیْمِنُ مِنْ خِنْدِفَ عَلْیَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ
وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ
فَنَحْنُ فِیْ ذٰلِکَ الضِّیَاءِ وَفِیْ النُّوْرِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

جزیم بن اوس کہتے ہیں: مَیں ہجرت کر کے آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے تو میں نے سنا کہ حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسُولِ خُدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کر رہے تھے:

میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں آپ کی مدح میں کُچھ شعر کہوں

آپ نے فرمایا: کہو! اللہ تمہارے مُنہ کو بے دندان نہ کرے (زہے نصیب ان لوگوں کے جو آج کل شعروں میں نعتیں پڑھتے ہیں اور سُنتے ہیں) سو انہوں نے ایک قصیدہ پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

آپ کی پیدائش دُنیا سے بیشتر پاک وصاف تھے، بہشتی درختوں کے سایہ میں اور جنتی مکانوں میں، جبکہ حلّے بہشتی اتر جانے سے آدم اور حوّا اپنے ستر عورت کے لئے پتے لپیٹتے تھے،

پھر آپ زمین پر اُترے اور اُس وقت نہ آپ جامۂ بشری میں تھے اور نہ آپ گوشت کا ٹکڑا یا خُون بستہ تھے،

بلکہ نُطفہ تھے، اور اسی حال میں نُوح کی کشتی پر سوار ہوئے، جبکہ نسر بُت کو لگام دیا گیا تھا، اور اُس کے پُوجنے والے غرق ہو گئے،

اور باپوں کی پُشت سے ماؤں کے رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے جب ایک قرن آپ کو ختم ہوا دُوسرا شروع ہو گیا جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے نُور سے زمین وآسمان مُنوّر ہو گیا،

آپ ابراہیم کی پشت میں پوشیدہ تھے جبکہ اُن کو آگ میں ڈالا پھر بھلا وہ کیوں کر جل سکتے تھے،

اورآپ کی بزرگی یہاں تک کہ آپ کا شرف حاوی ہوگیا بڑے بڑے عالی نسب والوں کو سوہم آپ کی اسی روشنی اور نور میں ہیں اور اسی نور کی بدولت ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں،

ایسے ہی کتاب خصائص کبریٰ کے صفحہ ۳۹ میں ہے،

ایسا ہی صحیح مسلم میں بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود ہے:

آپ نے بامر خود حسّان رضی اللہ تعالی عنہ سے نعت شعروں میں سنی دیکھو صحیح مسلم صفحہ ۳۰۱ جس کا ابتدا یہ ہے:

قال حسان: ؎

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

((تو نے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ھجو کی ہے میں اُن کی طرف سے جواب دیتا ہوں اور اس میں اللہ کے ہاں جزاء ہے۔

تو آپ کے بارے برے الفاظ کہے حالانکہ آپ نیکی کرنے والے پرہیز گار ہیں، اللہ کے رسول ہیں، ان کی عادت واخلاق وفاداری ہے۔

حضرت حسّان رضی اللہ تعالیٰ بارگاہِ رسالت میں نعت بیان کرتے ہیں تو عرض گزار ہیں کہ میں جو دشمنِ رسول کو جواب دیتا ہوں تو اس میں میرے لئے جزاء ہے، نبی کریم نے اِس کا ردّ نہیں فرمایا، معلوم ہوا کہ یہ بات آپ نے دُرست کہی ورنہ آپ ارشاد فرماتے کہ اے حسّان تو یہ کیا کہتا ہے؟

نیز معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو بھی دشمنِ مصطفیٰ کو جواب دینا اور اُس کی توہین کرنا

پسند ہے ورنہ وہ جبریل کو روانا کرتا اور اس کے خلاف حکم نازل ہوتا، جب یہ نہیں تو معلوم ہوا کہ مدحِ رسول پسندیدہ امر ہے اور توہینِ رسول غیر پسندیدہ کام ہے، اور دنیا سے اگر بچ کر دشمنِ رسول چلا گیا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچ سکے گا، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی))

شرح مواھب الدینہ میں زرقانی سے موجود ہے کہ آپ نے خود امر کیا: حسّان کو کہ جو مشرک میری ہجو کرتے ہیں اُن کو جواب دو! پس حسّان کھڑے ہوئے اور کہا: جسکا یہ اوّل بیت ہے۔

هَلِ الْمَجْدُ اِلَّا بِسْعُوْدِ وَالْعُوْدُ وَالنَّدٰى   وَجَاهُ الْمُلُوْكِ وَاحْتِمَالُ الْعَظَائِمِ

بخاری میں خود یہ موجود ہے کہ آپ حسّان کے لئے منبر بچھایا کرتے تھے اور کافروں کی ہجو، اُن سے سنا کرتے تھے اور یہ فرماتے کہ خدا تعالیٰ حسّان کی روح القدس سے مدد فرماتا ہے۔

قیام کا ثبوت

اب قیام کی بابت عرض کرتا ہوں جو بوقت سننے ولادت شریف کے کیا جاتا ہے۔ خصائص کبریٰ کے صفحہ ۴۷ میں لکھا ہے کہ

جس وقت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عالم دنیا میں تشریف لانے کا وقت ہوا تو اس وقت خدا نے فرشتوں کو یہ حکم فرمایا:

اِفْتَحُوْا اَبْوَابَ السَّمَاءِ كُلَّهَا وَاَبْوَابَ الْجِنَانِ كُلَّهَا وَاَمَرَ اللّٰهُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالْحُضُوْرِ فَنَزَلَتْ الخ۔

یعنی تمام دروازے آسمانوں کے کھولدو! اور فرشتوں کو خدا تعالی نے حکم دیا:
استقبال کے لئے حاضر ہو جاؤ حتی کہ حوروں کو بھی حکم ہوا کہ وہاں حاضر ہوں
وَاُقِیْمَ عَلٰی رَاْسِهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ حُوْرَاءُ فِی الْهَوَاءِ یَنْتَظِرُوْنَ وَلَادَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.
یعنی مائی صاحبہ کے سر کی طرف ستر ہزار حوریں ہوا میں منتظر ولادتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی رہیں۔
اب وہ وقت تو ہمیں نصیب نہ ہوا کہ ایسے وقت میں قیام میں شامل ہوتے، مگر جب وہ واقعات ہم سنتے ہیں تو فرشتوں کی موافقت کے لئے ہم بھی کھڑے ہوتے ہیں تا کہ ان کی موافقت کرنے سے ہمارے گناہ بخشے جائیں، پڑھو! حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان عالی شان:
مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ الْمَلٰئِکَةَ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، رواہ البخاری
یعنی جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو جائے گا تو اس کے پہلے گناہ بخشے جائیں گے،

صف باندھنا

نیز جماعت میں صف باندھ کر کھڑے ہونا یہ بھی فرشتوں کی موافقت کی وجہ سے ہی ہے:
عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الصُّبْحِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟

قَالُوْا: لا

قَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟

قَالُوْا: لا

قَالَ: اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ، الحدیث رواہ ابو داود والنسائی ھکذافی المشکوۃ،

یعنی روایت ہے ابی بن کعب سے:

نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی پس جب سلام پھیرا، فرمایا: کیا حاضر ہے فلاں؟

صحابہ نے عرض کیا: نہیں

پھر فرمایا: کیا حاضر ہے فلانا؟ کہا صحابہ نے: نہیں،

آپ نے فرمایا:

تحقیق یہ دونوں نمازیں یعنی فجر اور عشا کی بہت گراں ہوتی ہیں منافقوں پر اگر جانتے تم کیا ثواب ہے ان دونوں نمازوں کا البتہ آتے تم ان کے لئے اگر چہ چلتے گھٹنوں پر اور تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتوں کی ہے الخ۔

دوسری حدیث

جابر بن سمرہ سے روایت ہے:

کہا اس نے: نکلے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہم کو کہ بیٹھے میں حلقہ بنائے ہوئے، پس فرمایا: کیا ہے واسطے میرے دیکھتا ہوں تم کو جماعتیں الگ الگ پھر نکلے ہم پر، پس فرمایا:

اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا...... الحدیث

یعنی کیا تم صف نہیں باندھتے جیسے فرشتے صف باندھتے ہیں اپنے پروردگار کے ہاں؟ الخ

پس ثابت ہوا اس سے کہ بوقت سننے ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کرنا خدا اور رسول کے حکم سے ہے کیوں کہ جب فرشتوں نے حکم الٰہی سے تعظیماً قیام کیا تو ہمیں بھی بہ سبب موافقت کرنے قیام فرشتوں کے قیام کرنا ضروری ٹھہرا۔

رہی یہ بات کہ فرشتوں نے تو عین ولادت میں کیا ہمارا سن کر قیام کرنا بھی کچھ ثواب رکھتا ہے یا نہیں سو اس کی بابت یہ عرض ہے کہ مشکوٰۃ میں حدیث موجود ہے:

ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا:

اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاھَدْنَا مَعَکَ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ہم سے بہتر ہوگا ہم اسلام لائے آپ کے ساتھ جہاد کیے؟

آپ نے جواب دیا:

نَعَمْ قَوْمٌ یَّکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ یَرَوْنِیْ رواہ احمد والدارمی

ہاں! اور بھی بہتر ہوں گے وہ ایک قوم ہو گی تمہارے بعد جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالاں کہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ بغیر دیکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان لاکر عمل کرنے والا بہت بھاری درجہ کا مستحق بن جاتا ہے۔

نیز اس بات کا پتہ اس حدیث سے بھی ملتا ہے۔

عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،

قَالَ: طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَطُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِّمَنْ لَّمْ یَرَانِیْ وَاٰمَنَ

بِیْ رَوَاہُ ابْنُ اَحْمَدَ کَذَافِی الْمِشْکٰوۃِ بَابُ ثَوَابِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

یعنی حضور علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:

خوشی ہو واسطے اس کے جس نے مجھے دیکھا اور سات خوشیاں ہوں اس کو جس نے مجھے دیکھا نہیں اور ایمان لایا میرے ساتھ۔

پس معلوم ہوا کہ سن کر مان لینا اور پھر اس پر کارگر ہونا بڑے درجے کو پہنچاتا ہے خوشی ہو ان لوگوں کو جو ذکر ولادت سنکر آمنّا وصدّقنا کہہ کر تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں اور صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں۔

قیام فی نفسہ عبادت ہے یا نہیں

نیز یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ دست بستہ قیام عبادت بھی ہے یا نہیں جب آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا تو آپ قیام کو شرک اور بدعت نہ کہا کریں گے۔

شاہ عبد العزیز صاحب پارہ الم کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

درحقیقت چیزیکہ نمازی را از غیر نمازی تمیز پیدا کند ہمیں دو فعل اندر کوع و سجود، وقیام اختصاص بنماز بلکہ بعبادت ہم ندارد، انتہی

حقیقت میں جو چیز نمازی کو غیر نمازی سے ممتاز کرتی ہے وہ دو چیزیں ہیں رکوع اور سجدہ، البتہ قیام نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کسی عبادت کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

شرح کبیر منیہ میں علامہ حلبی لکھتے ہیں:

والقیام لم یشرع عبادۃ وحدہ وذالک لان سجود غائۃ الخصوع حتی لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام.

اور قیام تنہا عبادت کے طور پر مشروع نہیں کیونکہ سجدہ انتہائی عاجزی کا نام ہے حتی کہ اگر غیر اللہ کو سجدہ کرے گا تو کافر ہوگا بخلاف قیام کے (کہ غیر اللہ کے لئے قیام کر کے کافر نہیں ہوتا:

پس ان عبارتوں سے ثابت ہوا کہ قیام فی نفسہ عبادت نہیں نماز میں جو قیام کیا جاتا ہے وہ چند قیود کے باعث ہے طہارت کاملہ استقبال قبلہ قراءت ووسیلہ لتکرار الرکوع والسجود وغیرہ۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ قیام خدا تعالی کی خاص تعظیموں میں سے نہیں ہے جو دوسرے کے لئے شرک ہو، ہاں! اگر رکوع سجود کو کہو تو البتہ ہو سکتا ہے۔

دیکھو صلاۃ جنازہ اس میں رکوع سجود نہیں یہی وجہ ہے کہ اس میں شرک کی مشابہت تھی بخلاف قیام کے اس میں روبرو ہونا میت کا مضر نہیں جیسا کہ رکوع و

سجود [1] میں (بسبب اشتباہ بالشرک) مضر ہے اگر قیام بھی خاص تعظیموں میں شمار ہوتا تو اس میں بسبب روبرو ہونے میت کے شرک کی مشابہت پائی جاتی، اذلیس فلیس۔

اگر کہا جائے کہ میت کا روبرو ہونا کوئی مضر نہیں کیوں کہ طلب مغفرت خدا سے ہے۔

تو میں کہتا ہوں کہ اگر ایسا ہی ہے تو اس میں رکوع وسجود کیوں نہیں رکھا گیا، اس میں تو خدا کی ہی تسبیح تھی؟ فماهو جوابكم فهو جوابنا.

معلوم ہوا کہ قیام کوئی خاص تعظیموں میں سے نہیں ہے اس لئے حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ہے:

قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ، رواه البخاری

یعنی اے انصار! کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کی طرف!

اگر قیام خاص خدا کی تعظیموں میں ہوتا تو آپ ایسا نہ فرماتے، پوشیدہ نہیں ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہمارے سردار ہیں جیسا کہ ہے بخاری ومسلم وترمذی وغیرہ میں بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ، رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ...... الحديث

میں تمام لوگوں کا قیامت میں سردار ہوں۔

ابونعیم نے عبداللہ بن عباس سے یوں روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَلَا فَخْرَ الخ،

---

[1] وانما لم يكن فيها ركوع ولا سجود لئلا يتوهم بعض الجهلة انما عبادة للميت فيضل بذالک هكذافی فتح الباری صفحه ۱۸۴ جلد ۱

میں بنی آدم کا سردار ہوں دنیا اور آخرت میں۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے حضور کے لئے قیام کرنا مطابق سنت حمیدہ کے ہے نیز اس میں صحابہ کا عمل درآمد بھی پایا جاتا ہے،

عن ابی هریره قال: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ رواه ابو داود

یعنی روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ: ہم لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کیا کرتے تھے پھر جب اٹھتے تو ہم لوگ سب اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ حضرت محل مبارک میں داخل ہو جاتے۔

لیجئے! حضور کے لئے صحابہ سے بھی قیام ثابت ہے۔

محفل میلاد قائم کرنی تعظیموں میں سے ایک جیسا کہ تفسیر روح البیان میں زیر آیت، **وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ** لکھا ہے:

وَمِنْ تَعْظِيْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَلُ الْمَوْلُوْدِ

یعنی مجلس میلاد کا منعقد کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیموں میں سے ایک تعظیم ہے۔

اور قیام بھی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی تعظیموں میں سے ایک تعظیم ہے۔

جیسا کہ فتوی بغداد شریف میں تصریح ہے:

وَتَعْظِيْمُهٗ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّلَا شَكَّ اَنَّ هٰذَا الْقِيَامَ مِنْ بَابِ التَّعْظِيْمِ.

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے بیشک کھڑا ہونا

(بوقت ذکرولادت شریف سننے کے) تعظیموں میں داخل ہے۔

امید ہے کہ قیام کومخالف بھی تعظیموں میں شمار کرتے ہوں گے جب معلوم ہوا کہ قیام ایک تعظیم ہے تو حضور کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا ہمیں اس آیت سے واجب ہوا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ......الایه

البتہ بھیجا ہم نے آپ کو اے محمد! شاہد اور خوشخبری دینے والا ڈر سنانے والا تا کہ تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر عزت کرو اس کی الخ

اس سے نتیجہ اظہر من الشمس ہے گویا خدا فرماتا ہے میرے رسول کے لئے قیام کرو، کیوں کہ حکم خدا کا ہے کہ تعظیم کرو اور قیام ایک تعظیم ہے نتیجہ یہ ہوا کہ قیام کرو جب واعظ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم کے لئے سامعین کو حکم کریں کہ قیام کرو تو سامعین پر واجب ہے کہ اسی وقت کھڑے ہو جائیں! دیکھو! اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں قیام کی بابت ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جس وقت کہا جائے واسطے تمہارے کشادگی کرو مجلسوں میں پس کشادگی کرو! تو کشادہ کرے گا اللہ تمہارے لئے اور جس وقت کہا جائے اٹھ کھڑے ہو پس کھڑے ہو! درجوں بلند کرے گا ان لوگوں کو جنہوں نے مان

لیا اتم میں سے اوران لوگوں کو جودے گئے علم، اور اللہ تعالی ساتھ اس چیز کے کہ کر
ہو خبر دار ہے،

اس آیت شریفہ میں لفظ مجالس ہے بسبب الف لام سب مجلسوں کو ش
ہے اور مجلس میلاد شریف بھی منجلہ مجالس ہے، پس جب اہل مجلس کو میلاد شریف کی
میں کہا گیا کہ اٹھو تو اٹھنا اس آیت کے حکم سے واجب ہوا، آگے اس آیت میں اہل
کے رفعت درجات کا ذکر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مجالس اہل علم مراد ہے اور
میلاد مجلس علم ہے نیز میلاد مبارک میں نزدیک علمائے محققین احناف کرام واولیاء ع
رحمہم اللہ تعالی علیہم اجمعین کے قیام کرنا واجب ہے۔

چنانچہ کتاب شرح برزخ صفحہ ۲۹۰ واتباع الکلام علامہ محمد یحییٰ مفتی ومش
الانوار قدسیہ امام شعرانی وکتاب تنویر وشرح صدور میں امام سیوطی رحمہ اللہ وغیرہ
بایں طور ارقام فرمایا ہے:

فذکروا ان عند ذکر ولادته صلی اللہ علیه وسلم یحضر روحانیته صلی اللہ علیه وسلم فعند ذالک یجب التعظیم والقیام.

یعنی بوقت ذکر میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک حاضر
ہے اسوقت قیام کرنا واجب ہے اور ابوزید علیہ الرحمۃ اپنی مولد میں یوں ارقام فرما
ہیں:

ل جب قاری میلاد نے پڑھا
اٹھو ذکر میلاد حضرت ہے اب ☆ تو جو اٹھے ان کے لئے درجے ہیں
جس نے انکار کیا یا نہ اٹھایا اٹھ ☆ کر چلا گیا وہ خدا کی کلام کا منکر ہوا (امام الدین غنی

عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم القيام واجب لمااله تحضر روحانيته صلى الله عليه وسلم .

یعنی مجلس میلاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روح مبارک حاضر ہوتی ہے اسوقت تعظیم اور قیام کرنا واجب ہے۔

پس ان تمام عبارات سے ثابت ہوا کہ قیام برائے تعظیم روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واجب ہے اور آیت کریمہ تعزروہ وتوقروہ اس پر شاہد اور آپ کی ذات مبارک کی تعظیم حیات وبعد از ممات ہمارے لئے یکساں ہے اور اس سے انکار کرنا محض جہالت وعداوت آنحضور علیہ الصلاۃ والسلام ہے واللہ اعلم بالصواب۔

حضور کا ذکر خدا کا ذکر ہے

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے! کہ حضور کا ذکر گویا عین ذکر الٰہی ہے یہ بات حدیثوں سے ثابت ہے تفسیر درمنثور، شفاء میں بروایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ:

حضور علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: خدا تعالی فرماتا ہے:

اِذَاذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِيَ

یعنی جب میرا ذکر کیا جائے گا ساتھ ہی تمہارا ذکر بھی کیا جائے گا۔

حضور کے ذکر کو خدا کا ہی ذکر مانا گیا ہے:

ذکرِ خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو! — واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

جیسا کہ امام سیوطی نے درمنثور میں زیر آیت اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ

اَلْقُلُوْبُ لکھا ہے۔

اخرج ابن الجاشیه و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو شیخ عن مجاهد اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ قال بِمُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ

یعنی مجاهد فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں مراد اس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور اصحاب کا ذکر ہے

کیا ہی خوب لکھا ہے مولانا مولوی محمد انوار اللہ صاحب حیدر آبادی نے اپنی کتاب انوار احمدی میں:

پھر ہو ذکر سرور عالم کا کیسا مرتبہ　　جس کا ذکر پاک ہے گویا کہ ذکر کبریا

رفع ذکر پاک ثابت ہے کلام اللہ سے　　مطمئن ہوتے ہیں دل ذکر شہ لولاہ سے

پس جو لوگ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے محبت رکھنے والے ہیں وہ تو بخوشی قیام فرمائیں گے دشمن رسول کو اس سے ضرور نفرت ہوگی اگر مجلس میلاد میں شامل بھی ہو گا تو بھی بوقت قیام بھاگ جائے گا جب یہ معلوم ہو چکا کہ حضور کا ذکر عین ذکر خدا ہے تو پھر یہ ہر حالت میں مامور من اللہ ہوگا، کما قال اللہ تعالیٰ:

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ!

یعنی یاد کرو اللہ کو کھڑے ہو کر بیٹھ کر لیٹ کر!

معلوم ہوا کہ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے عام حکم دیا ہے یعنی یاد کرو اللہ کو قیام میں بیٹھ کر لیٹ کر یعنی جس طرح بھی ہو کھڑے ہو کر ذکر کرو تو بھی بہتر بیٹھ کر کرو وہ بھی اچھا لیٹ کر کرو وہ بھی جائز پس لیٹ کر تو معذورین کے لئے خاص ہوا، وہ جو بوقت سونے کے ذکر اذکار مشروع ہیں جب حضور کا ذکر جس کو اللہ کا ذکر کہا گیا ہے کھڑے ہو

کر کرنا بھی مامور من اللہ ثابت ہوا تو حضور پر صلاۃ وسلام کھڑے ہو کر پڑھنا حکم خداوندی سے ہے،فھو المراد.

قیام پر اجماع ہے

کمافی الدرالمنظم:قد اجتمعت الامۃالمحمد یۃمن اھل السنۃ والجماعۃ علی استحسان القیام المذکور وقدقال: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لَاتَجۡتَمِعُ اُمَّتِیۡ عَلٰی ضَلَالَۃ:

حضور کی امت اہلسنت والجماعت کا اجماع ہے اس پر کہ قیام کرنا بوقت ذکر ولادت شریف سننے کے مستحسن ہے اور حضور کا فرمان ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی ....جس سے معلوم ہوا کہ قیام کرنا عندذ کرالرسول مستحسن امر ہے۔

جو بات حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم میں زیادہ دخل رکھتی ہو وہ بہت بہتر ہوتی ہے،دیکھو!فتح القدیر میں آداب زیارت:

وَکُلُّ مَاکَانَ اَدۡخَلَ فِی الۡاِجۡلَالِ کَانَ حَسَنًا

اور ہر وہ چیز جو تعظیم میں زیادہ داخل وہ حسن ہے(اس کا تعظیم کے لئے کرنا حسن ہے)۔

قیام کرنا حضور کی تعظیم ہے یہ کیوں کر نہ مستحسن ہوگا اور منکر میلاد بھی قیام کو تعظیم سے مانتے ہیں جب تعظیم ہوئی تو قیام مستحسن ہوگا۔

قولہ:صفحہ۵،

جبکہ یہی امر مستحب اور بوجہ اصرار وتکرار بار بار

کے عوام کے ذہن میں الخ تا) تو اس وقت ایسے امر مستحب کا چھوڑ دینا خود مستحب چہ جائیکہ اکثر عوام اور بعض علما کہ جو دنیا کے علوم میں مصروف ہیں اور حقیقت سنت اور بدعت سے پورا بہرا اور حصہ نہیں رکھتے ہیں وہ تو اس (مولود) مستحب کو مثل واجب اور فرض کے عمل میں لاتے ہیں، بلکہ اس کے چھوڑنے والے کو اپنے اعتقاد میں نماز کی جماعت چھوڑنے والے سے بھی زیادہ برا سمجھتے ہیں اور آگے پیچھے اس کو ملوم و مذموم شرعی جانتے ہیں ایسے وقت میں لازم ہے کہ اس مستحب کو چھوڑ دے الخ

مستحب پر اصرار

اقول: مستحب کو مستحب سمجھ کر اس پر ہیشگی کرنی گناہ نہیں بلکہ ثواب ہے

اس کو مولوی صاحب خود اسی فتوی میلاد صفحہ ۵ سطر ۳ میں مانتے ہیں لکھتے ہیں:

اگر اعتقاد اس کے وجوب کا فاعل کو نہ ہو تو اس کے حق میں بدعت نہ ہوگا۔

مولوی صاحب نے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے جواب لکھنے کی ضرورت ہی نہیں تاہم عوام کے لئے کچھ عرض کر دینا ضروری سمجھ کر لکھتا ہوں حدیث میں آیا ہے:

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ رواہ البخاری

خدا تعالیٰ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو (صحیح مسلم جلد اول

صفحہ ۲۶۶)

پس آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا یہ کہ عمل اگرچہ تھوڑا ہمیشہ کیا جائے تو خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے جس پر خدا خوش ہو وہ کیوں کر نہ ذریعہ نجات ہو گا۔

جشن میلاد

مستحسن ہوا تو اس پر ہیشگی کرنی مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوئی مجلس میلاد کے قائم کرنے والے اس کو مستحسن ہی سمجھ کر ہمیشہ کرتے ہیں پھر کس طرح ہیشگی کرنے والے پر الزام آ سکتا ہے سورۃ **قل اعوذ برب الفلق** کا روزمرہ پڑھنا کوئی فرض واجب نہیں جس کے ترک کرنے سے گناہ ہو مگر پھر بھی حضور علیہ الصلاۃ ولسلام کا یہ ارشاد ہے:

فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تَفُوْتَکَ فَافْعَلْ (رواہ الحاکم وابن حبان کما فی حص حصین صفحہ ۲۱۹)

یعنی اگر تو طاقت رکھتا ہے اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھا کرو پس کیا کر یعنی پڑھا کر معلوم ہوا کہ مستحب پر ہیشگی کرنی منع نہیں بلکہ بہت بہتر ہے۔

حدیث شریف

وَكَانَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ الَّذِیْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ رواہ ابن ماجہ صفحہ ۳۲۲، اس کے حاشیہ میں علامہ کرمانی فرماتے ہیں:

بہت پسند ہے دین سے خدا کے نزدیک وہ عمل جس پر عامل ہیشگی کرے نام الدین

الدَّائِمُ اَنْ يَّاْتِیَ كُلَّ يَوْمٍ اَوْ كُلَّ شَهْرٍ بِحَسْبِ مَايُسَمّٰی دَوَامًا

عُرْفًا.

ہمیشگی کرنی یہ کہ ہر دن یا ہر ماہ مطابق اسکے جس پر ہمیشگی کا اطلاق ہو عرفا۔

معلوم ہوا کہ محفل میلاد قائم کرنے والے اس پر ہمیشگی کرنے والے بڑے اجر کے مستحق ہیں۔

آداب وضو اور نماز پر امید ہے کہ مخالف بھی ہمیشگی کرتے ہوں گے اصل یہ ہے کہ فرض سمجھنے سے فرض ہوتا ہے، واجب سمجھنے سے واجب فقط اہتمام اور ملازمت سے فرض واجب نہیں سمجھا جاتا یہ کام دل کا ہے موقوف نیت پر نہ اہتمام ظاہر پر۔

دیکھئے! حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے بہ سبب نماز تحیۃ الوضو پر ہمیشگی کرنے سے بلال کی تعریف کی میں اس کی جوتیوں کا آواز جنت میں اپنے آگے سنتا تھا باوجودیکہ اس نے نہیں سیکھا تھا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بنص بلکہ استنباط کیا تھا مطلق نماز کے حکم سے اب بتائیے! میلاد شریف کا ہمیشہ کرنا یا بار بار کرنا ثابت ہوا یا نہ؟ کہو! ہوا۔

جو شخص میلاد کو برا سمجھے بلکہ اس کے فاعل کو اس محفل سے منع کرے، کہے:

اس مجلس کو نہ قائم کیا کرو!

اس میں شامل بھی نہ ہوا کرو!

وہ بیشک لائق ملامت ہے، کیوں کہ حضور علیہ الصلاۃ ولسلام کی محبت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے حالات بیان کئے جائیں یا سنے جائیں، اور یہ شخص سننے سنانے کو برا کہتا ہے ایسا شخص کیوں کر نہ مستحق ملامت ہوگا کسی نے خوب کہا ہے:

سنتا ہے اسی کی بات جس کی دل میں الفت ہو

وہ کب سننے کو آتا ہے جسے دل میں عداوت ہو

محفل میلاد کو برا کہنے والے کے دل میں ایک نفاق کی شاخ ہے، جدہ کے فتوی میں علامہ ابن علی احمد نے تحریر فرمایا ہے:

لَایُنکِرُهَا اِلَّامَنْ فِیْ قَلْبِهٖ شُعْبَةٌ مِّن شُعَبِ النِّفَاقِ

انکار میلاد کا وہی کرے گا جس کے دل میں نفاق کی شاخوں میں سے کوئی شاخ ہوگی۔

مولانا محمد امین مدینہ کے فتوی میں لکھتے ہیں:

فَلَایُنکِرُهَااِلَّامُبْتَدِعٌ   پس نہیں انکار کرتا اس کا مگر بدعتی،

منکر میلاد اپنی ملامت کو رو کتے ہیں۔

علامہ یحییٰ ابن مکرم نے لکھا ہے:

ولا ینکرھا مبتدع فعلی حاکم الشریعۃ ان یعزر!

منکر نہیں ہوتا اس کا مگر بدعتی، سو چاہئے کہ حاکم شریعت اس کے انکار کرنے والے کو تعزیر دے!

کیا کوئی روزمرہ قرآن پڑھنے والے کو منع کرتا ہے کہ ہمیشہ نہ پڑھا کر! کیوں کہ قرآن پڑھنا مستحب ہے اس پر اصرار نہیں چاہئے؟ کیا اس کو مومنین متقین ملامت نہ کریں گے؟ ضرور کریں گے، ایسا ہی میلاد کے منکر کی ملامت ہوگی۔

اس کو دشمن جانو محبوب خدا کا دوستو!   جو کرے انکار جاہل محفل میلاد سے

قولہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

تم لوگ کہیں ایسا کام نہ کر بیٹھیو! کہ تمہاری
نماز میں سے کچھ شیطان کے واسطے ہو جائے پس داہنے ہی
طرف کے مڑنے کو اپنے اوپر لازم وضروری سمجھ لو، ایسا کام
نہ کی جیو! اس واسطے کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو بائیں طرف بھی مڑتے ہوئے بہت دفع دیکھا ہے،
صاحب مجمع نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے
کہ امر مستحب مکروہ ہو جاتا ہے جس وقت خوف ہو اس
کے رتبہ سے نکل جائے گا۔

طیبی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ
جو شخص امر مندوب پر ایسا اصرار کرے کہ اس کو
واجب اور لازم کرلے کبھی جواز پر عمل نہ کرے تو بیشک ایسے
شخص کو شیطان نے گمراہ کیا ہے الخ،

اقول: میں آپ کو سمجھاتا ہوں، سنئے! اس میں عبداللہ بن مسعود کا منع کرنا
اس صورت میں تھا کہ کوئی اپنے اوپر ایک طرف کا پھرنا واجب نہ کرلے حالاں کہ سنت
سے دونوں ثابت ورنہ مستحب پر ہیشگی کرنی خود حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت بائیں
طرف بھی پھرنے کو توڑ کر ایک طرف کو واجب بنا کر کہا تھا سنت تو دونوں ہی طرف پھرنا
تھا اس نے اس کے خلاف کیا تب ممانعت کی گئی ورنہ مستحب پر ہیشگی کرنے میں حدیثیں

اہد ہیں۔

بخاری اور مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

یَاعَبْدَاللّٰہِ! لَاتَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ.

اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہونا کہ وہ تہجد پڑھتا تھا پھر چھوڑ بیٹھا، مشکاۃ دیکھو مستحب پر ہیشگی کی کیسی ترغیب ہے، فافہم!

جولوگ محفل میلاد کو منع کرتے ہیں وہ حدیث کے منکر ہیں حضور علیہ الصلاۃ و السلام پر تہمت لگانے والے ہیں۔ باوجودیکہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ کَذِبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّءُ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ. مسلم صفحہ ۷ ج ۱

جو عمداً مجھ پر جھوٹ باندھے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنائے!

پھر بھی نہیں ٹلتے!

عن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:

اَیُّهَاالنَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اَلْجَنَّةَ وَیُبَاعِدُکُمْ مِّنَ النَّارِ اِلَّا قَدْاَمَرْتُکُمْ بِهٖ وَلَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ مِّنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْنَهَیْتُکُمْ عَنْهُ...... الحدیث مشکوۃ صفحہ ۴۴۴

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو جتنی چیزیں جنت میں پہنچانے والی ہیں اور دوزخ سے بچانے والی ہیں سب کا تم کو حکم کر چکا ہوں اور جو چیزیں دوزخ میں پہنچانے والی اور جنت سے

روکنے والی ہیں تم کو منع کر چکا ہوں الخ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت سے روکنے والی چیزیں اور دوزخ میں لے جانے والی چیزوں کو حضور نے منع فرمادیا ہوا ہے اگر محفل میلاد بھی منع ہوتی تو یہ مجلس بدعت، موجب دوزخ میں لیجانے کا ہوتی تو آپ منع فرمادیتے اب جو کوئی منع کرے اس محفل میلاد کو، وہ عمداً حضور پر جھوٹ باندھ کر اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا رہا ہے

اعتراض

اگر کوئی یہ کہے کہ میلاد کا بھی تو امر آپ نے نہیں کیا یہ کیسے جائز ہوا؟

جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا حکم جیسا کہ حسان کو فرمایا تھا جبکہ اس نے اذن طلب کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا:

قُلْ! لَایُفَضِّضُ اللّٰہُ فَاکَ!

بیان کرو (میری حال ولادت باسعادت کو) نہ توڑے اللہ تمہارے منہ کو!

آپ نے حسان کے حق میں دعا فرمائی جس سے یہ ثابت ہوا کہ آپ ..... ذکر ولادت کو اچھا جانتے تھے پوری حدیث میں پہلے لکھ چکا ہوں وہاں دیکھیں!

ابن عباس کا میلاد منانا

مولانا شیخ ابو الخطاب علیہ الرحمۃ بحوالہ بخاری و مسلم رسالہ تنویر میں لکھتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِیْ بَيْتِهٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ فَیَسْتَبْشِرُوْنَ وَیَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَاِذَاجَاءَ النَّبِیُّ قَالَ حَلَّتْ لَکُمْ شَفَاعَتِیْ!

ایک روز حضرت ابن عباس وقائع مولد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجمع قوم میں بیان کرتے تھے اور اہل مجلس سن کر خوشی کرتے تھے اور خدا کی تعریف کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے تھے، ناگاہ سرور جن وبشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اس بیان وحالات کو ملاحظہ فرما کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ حلال ہوئی واسطے تمہارے شفاعت میری،

سبحان اللہ! جس کام کو دیکھ کر شاہ دو جہاں جائز رکھیں اور خوشی فرمائیں اور واسطے حاضرین وسامعین کے مژدۂ استحقاق شفاعت سنائیں وہ امر نزدیک منکرین کے سنت نہ ہو بلکہ بدعت ٹھہرے، افسوس، افسوس،

اسی رسالہ تنویر میں ابو درداء سے مروی ہے:

اِنَّہٗ مَرَّمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی بَیْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ یُعَلِّمُ وَقَائِعَ وَلَادَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبْنَائِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَیَقُوْلُ ھٰذَاالْیَوْمُ فَقَالَ:اَللّٰہُ فَتَحَ لَکَ اَبْوَابَ الْحِکْمَۃِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَکَ مَنْ فَعَلَ فِعْلَکَ نَجٰی نَجَاتَکَ.

تحقیق ابو درداء گئے نبی کے ساتھ گھر عامر انصاری کے اور عامر انصاری سکھاتے تھے حالات ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بیٹوں اور یگانوں کو اور کہتے تھے: ھٰذَاالْیَوْمُ ھٰذَاالْیَوْمُ پس کہا آں حضرت نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے کھولے واسطے تیرے دروازے رحمت کے فرشتے استغفار کرتے ہیں تیرے لئے جو کرے گا

کام تیرا سا نجات پائے گا تیری ہی۔

اسی طرح ہے مولود شریف ابرار میں صفحہ ۴۶ و ۴۷

اے عاشقانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مقام غور ہے کہ ان احادیث سے بھی ممانعت نکلتی ہے، یا اجازت؟ افسوس ان کی حالت پر جو اس محفل میلاد کا انکار کرتے ہیں اور مبارک بادی ان لوگوں کے لئے جو دل وجان سے اس کو کرتے ہیں۔

قولہ: صفحہ ۵، اور یہ بھی ہے کہ قید غیر مشروعہ یعنی ایسی قید کہ شارع کی طرف سے مقید اس کے ساتھ نہ ہو زیادہ نہ کی جائے یعنی مطلق کو مقید، مقید کو مطلق کریں یا کوئی چیز حد شرعی پر کہ ثابت نہیں ہوئی زیادہ کریں گو زیادتی فی نفسہ بجائے خود اپنی ذات سے مستحب ہو یا مباح یہ بھی بدعات سے ہے۔

جیسا کہ مشکوۃ میں بروایت ترمذی باب العطاس میں ہے بروایت رافع کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص نے چھینک مار کر یہ الفاظ پڑھے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ حالاں کہ ہم کو نہیں سکھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلکہ سکھایا ہم کو کہا کریں الحمد للہ علی کل حال الخ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس شخص نے جو حضور کے تعلیم کردہ الفاظ ترک کر کے اور الفاظ کہہ دئے تھے اس کو تغیر یا تبدیلی کہتے ہیں زیادتی نہیں کہتے زیادتی تو عند الشرع جائز اور معمول یہ ہے، دیکھو! ابوداؤد باب التشہد

قال: ابن عمر زدت فیها وحده لاشریک له.

میں نے تشہد میں وحدہ لاشریک لہ بڑھادیا ہے۔

صحیح مسلم صفحہ ۳۷۵ میں

بروایت نافع یہ موجود ہے کہ بعد تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عمر یہ

الفاظ پڑھاتے:

لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء

الیک والعمل ،

مولوی صاحب نے یہ روایتیں نہیں دیکھیں اگر دیکھتے تو ایسا حکم نہ دیتے

معلوم ہوا کہ عند الشرع زیادتی جائز اور معمول ہے منع نہیں جبکہ فرداً فرداً ہر ایک بات

جائز بلکہ سنت ثابت ہوئی تو بوقت جمع ہونے ان کے کیوں نہ سنت ہوں گی؟

امام غزالی علیہ الرحمۃ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

فَاِنَّ اَفْرَادَ الْمُبَاحَاتِ اِذَا اجْتَمَعَتْ كَانَ ذَالِكَ الْمَجْمُوْعُ مُبَاحًا

جو جدا جدا مباح ہو وہ جمع ہونے سے بھی مباح ہوگا ، ہاں جبکہ کوئی ممنوع

شرعی پیدا ہو تو اس وقت اس کا حکم جدا ہوگا۔

مجلس میلاد میں شرینی تقسیم کرنا

اور حاضر کرنا شیرینی یا چائے اور زینت فرش، فروش، روشنی وغیرہ سب کچھ

جائز ہے منع نہیں۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر بہ زیر آیہ کلوا واشربوا فرماتے ہیں:

واعلم ان قوله تعالى كلو واشربو مطلق يتناول الاوقات والاحوال

ويتناول جميع المطعو مات والمشروبات فوجب ان يكون الاصل فيها هو

الحل فی کل الوقات وفی کل المطعومات والمشروبات الاماخ
الدلیل المنفصل والعقل ،تفسیر کبیر جلد ٤ صفحه ٢٠٦

اس کا ماحصل یہ ہے کہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: کہ خدا تعالیٰ کا قول کھاؤ اور پیو مطلق ہے اور یہ شامل ہے ہر وقت ہر حالت (وعظ میں ہو یا غیر وعظ) اور شامل ہے تمام کھانے والی چیزوں کو (مٹھائی ہو یا کھجور) اور شامل ہے تمام پینے والی چیزوں کو (شربت ہو یا چائے) مگر وہ جس پر دلیل قائم ہو۔

پس اس سے اہلِ ایمان کو تسلی ہو گئی کہ مجلس میلاد میں شیرینی یا چائے تقس کرنی منع نہیں۔

زینت کا بیان

رہی زینت کی بات تو اس کی بابت سنئے! خدا فرماتا ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ

(پارہ ۸ا رکوع ۲)

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دو! کس نے حرام کیا اللہ کی زینتوں کو جو پیدا کیں اس نے اپنے بندوں کے لئے اور کھانوں میں سے پاکیزہ اشیاء

اس آیہ کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں:

والقول الثانی انه یتناول جمیع انواع الزینة جمیع انواع التزین

لفظ زینت تمام زینتوں کو شامل ہے ہر قسم کی زینت اس میں داخل ہے۔

جب یہ ثابت ہوا کہ ہر ایک زینت جائز ہے تو مجلس میلاد میں زینت فرش فروش روشنی اور جھنڈیاں جو ایک زینت ہے کیوں کر منع ہوں گی منع کرنے والے کو خدا تعالی بڑے زور سے تنبیہ فرماتا ہے کہتا ہے کون ہے جو اللہ کی زینتوں کو حرام کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ زینت ہر قسم کی جائز ہے منع نہیں۔

جب ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قیام و شیرینی تقسیم کرنا اور زینت فرش فروش روشنی وغیرہ کا جواز ثابت ہوا تو ان سب کو ایک وقت میں ادا کرنا کیوں نہ مستحسن ہوگا؟ فہو المراد۔

خوش آوازی سے نعت خوانی

رہی یہ بات کہ خوش آوازی سے پڑھنا یہ بھی کوئی منع نہیں بلکہ مسنون ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ حُسْنُ الصَّوْتِ (سراج المنیر صفحہ ۳۳۰ جلد ۲)

ہر شئے کے لئے زیور ہے اور قرآن شریف کا زیور خوش آوازی ہے۔

اسی کتاب میں ہے براء بن عاذب سے کہ حضور فرماتے ہیں:

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ!

زینت دو قرآن کو خوش آوازی سے!

صاحب سراج المنیر اس حدیث کی تفسیر کرتے ہیں:

فالزینۃللصوت لاللقرآن

یعنی زینت سے آواز کی زینت مراد ہے

ساتھ ہی اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ آیت وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا ثم

زینت پڑھنے والے کی آواز ہے قرآن کی زینت مراد نہیں وھو ہذا۔

قولہ تعالی ورتل القرآن ترتیلا فکان الزینۃ للمرتل لاللقرآن

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے موسیٰ کی قراءت سن کر فرمایا

لَقَدْ اُوْتِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ آلِ دَاوٗدَ

حضرت داود کی آوازوں میں سے تمہیں بھی آواز دی گئی ہے۔

چوں کہ حضرت داود علیہ الصلاۃ والسلام خوش آواز تھے اس لئے آپ

ان کی طرف نسبت کی معلوم ہوا کہ خوش آوازی سے قرآن یا نعت رسول مقبول صلی

علیہ وآلہ وسلم کا پڑھنا پسندیدۂ خدا اور رسول ہے۔

تشبیہ ہنود اور شیعہ

محفل میلاد کو شیعوں کے قبہ وغیرہ سے تشبیہ دینی عین حماقت ہے اول تو

میں بڑا فرق ہے وہ تصویریں بنا کر امام ہی تصور کرتے ہیں وقت مقررہ کے بس وہ

جواز کے قائل نہیں ہیں بخلاف میلاد کے یہ جس وقت مجلس قائم کی جائے جائز

موجب ثواب ہے اگر یوں ہی تشبیہ ہونے سے منع ہو جائے تو نماز بھی چھوڑ د

چاہئے کیوں کہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں وہ روزے بھی رکھتے ہیں روزے بھی چھوڑ

چاہئیں تشبیہ اعمال میں جب دلیل ممانعت مانتے ہو تو عقائد میں کیوں نہیں مانتے عقائد میں کافروں کی مشابہت کرتے ہو کافر حضور کو بشر ہی کہتے تھے:

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا' وغیرھا آپ انہیں کی مشابہت سے حضور کو بشر خیال کرتے ہیں فافھم فتدبر.

نام انسان ان پہ جو رکھا گیا　　　وہ نہ انساں آب وگل جس کی بناء

یہ فقط ہے نام اے فرخندہ خو!　　　ورنہ وہ جان جہاں ہیں نور ہو

کافر فجر شام سنکھ بجاتے ہیں تم اذان کہتے ہو کافر گنگا سے پانی لاتے ہیں تم زمزم کا پانی مکہ سے لاتے ہو کافر بت کی تعظیم و بت کو بوسہ دیتے ہیں تم بھی حجر اسود کو بوسہ دیتے ہو، میں کہتا ہوں کہ تم تو پورے طور پر مشابہت یہود ونصاریٰ کی کرتے ہو جس کو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشابہت فرمایا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاکُمْ سَتُشَرِّفُوْنَ مَسَاجِدَکُمْ بَعْدِیْ کَمَا شَرَّفَتِ الْیَهُوْدُ کَنَائِسَهَا کَمَا شَرَّفَتِ النَّصَارٰی بِیَعَهَا. دیکھو ابن ماجہ صفحہ ۵۴

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں تم میرے بعد مسجدوں کی عمارتوں کو بلند کرو گے جیسے یہود ونصاریٰ نے اپنا عبادت خانہ عالی شان بنایا، نصاریٰ نے بلند بنایا اپنے معابد کو۔

کیا اس بات میں بھی شک ہوتا ہے جس کو خود حضور فرما دیں باوجود مشابہت ہونے یہود ونصاریٰ کے پھر بھی آپ مشابہت کرنے سے باز نہیں رہتے بلکہ اسی حدیث کے بعد حدیث ہے جس میں صاف چونے گچ نقش ونگار کرنا مسجدوں کا برا عمل

لکھا ہے لیکن پھر بھی آپ عقائد کے رو سے برے عمل سے باز نہیں رہتے۔

قولہ: ایسی مجلس کو محل نزول روح پرفتوح حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا سمجھنا تا ایسی مجلس مولود کو حقیقت میں اس مجلس کو مجلس شیطان کہنا چاہئے الخ۔

میلاد میں حضور کا حاضر رہنا و علم غیب

اقول: لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسی پاک مجلس کو مجلس شیطان کہنا کس قدر دلیری کی بات ہے ہم تو کچھ کہہ نہیں سکتے اسی کی سپرد کرتے ہیں جس کے حبیب کی توہین کی گئی ہے حضور سے عداوت تو مولوی صاحب کی ثابت ہوگئی۔

کیوں کہ دل میں جب کسی کی ہو محبت جاگزیں
اس کو بے ذکر وثنائے دوست چین آتا نہیں
جس طرح ہوتا ہے دل میں جب کسی سے بغض وکین
اس کی بدگوئی میں رہتا ہے سداوہ عیب چیں
قلب کی کیفیتیں اظہار پاتی ہیں ضرور
دل کی موجیں لب پہ جوش اپنا دکھاتی ہیں ضرور

پہلے اس بات کو طے کرنا ضروری ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ السلام کو جو اوصاف وفضائل خدا تعالی سے عنایت ہوئے تھے نبوت کی وجہ سے تھے یا نہیں اگر نبوت کی وجہ سے تھے تو بعد انتقال، نبوت چھین لینے پر دلیل کیا ہے؟ جبکہ آپ کے اوصاف وفضائل نبی ہونے کی وجہ سے تھے اور آپ بعد انتقال بھی نبی ہیں تو پھر آپ کے اوصاف

ومعجزات ایسے ہی شامل حال ہوں گے جیسے قبل انتقال شامل حال تھے۔ فتدبر!

نبی کریم اور نبوت

چونکہ حضور پرنور ﷺ قبل پیدائش آدم کے ہی نبی تھے جیسا کہ مشکوۃ شریف صفحہ ۵۰۵ میں ابی ہریرہ سے مروی ہے:

قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ؟

قَالَ: آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ کس وقت آپ کے لئے نبوت ثابت ہوئی؟

آپ نے فرمایا: اس وقت کہ جب ابھی آدم زندہ ہی نہ ہوئے تھے۔

اسوقت سے لے کر آپ سے معجزات صادر ہوتے رہے۔

عبدالحی نے اپنے فتاوی جلد اول صفحہ ۴۳ میں لکھا ہے:

حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! چاند آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرتا تھا؟ آپ ان دنوں میں چہل روزہ تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: مادر مشفقہ نے ہاتھ میرا مضبوط باندھ دیا تھا اس کی اذیت سے مجھے رونا آتا تھا اور چاند منع کرتا تھا۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: آپ ان دنوں میں چہل روزہ تھے یہ حال کیوں کر معلوم ہوا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں سنتا تھا حالاں کہ شکم مادر میں تھا اور فرشتے عرش کے نیچے پروردگار کی تسبیح کرتے تھے اور میں ان کی تسبیح کا

آواز سنتا تھا حالاں کہ میں شکم مادر میں تھا۔ مجموعہ فتاوی صفحہ ۴۳۔

اس سے وہ لوگ بھی اپنا شک رفع کریں جو کہتے ہیں یا رسول اللہ نہ کہنا چاہیے کیوں کہ وہ سنتے نہیں غائب ہیں۔

ہمارا تو ایمان ہے کہ آپ جیسے قبل انتقال موصوف بالصفات تھے، مثلا رحمۃ للعالمین، عزیز، نور، ولی، نصیر، حق، شہید، شاہد، ہادی، رءوف، رحیم، علیم، وغیرہم ویسے ہی بعد انتقال ۱ موصوف بالصفات ہیں جیسے آپ بظاہر زندگی میں ہر ایک جگہ کو دیکھتے تھے ویسے ہی آپ بعد انتقال دیکھتے ہیں، آپ کا فرمان عالیشان شاہد ہے:

---

۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٰوتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُکُمْ فَمَا کَانَ مِنْ حَسَنٍ حَمِدْتُ اللّٰہَ عَلَیْہِ وَمَا کَانَ مِنْ سَیِّئَۃٍ اِسْتَغْفَرْتُ اللّٰہَ لَکُمْ روی البزار بسند جید.

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میری حیاتی بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری موت بھی تمہارے لئے بہتر ہے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں اگر اچھے عمل ہوں تو خدا کی تعریف کرتا ہوں اس پر اگر برے عمل ہو تو دیکھ کر اللہ سے بخشش مانگتا ہوں تمہارے لئے۔

حضور کو ہمارے دل کے خبر ہے اسی لئے اللہ نے آپ کو شاہد کہا ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا وَّیَکُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا

نیز خدا فرماتا ہے:

کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ آیٰتُ اللّٰہِ وَفِیْکُمْ رَسُوْلُہٗ

کیوں کر کفر کرتے ہو حالاں کہ تم پر خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عِلْمِيْ بَعْدَمَوْتِيْ كعلمي في حياتي رواه ابن عساكر وحافظ منذر ی وابن عدی في الكامل وابويعلى هكذافی جواهر البحار جلد ٣ صفحه ٤٤٣

بقیہ گزشتہ صفحہ) نبی تمہارے بیچ ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے دو باتوں کا موجود ہونا بیان فرمایا ہے ایک قرآن دوسرا رسول پس کلام اللہ سے ثابت ہوا کہ حضور ہم میں موجود ہیں ہمارا نعت پڑھنا قیام کرنا آپ کے روبروہی ہوگا اب وہ اعتراض جو مخالف کیا کرتے ہیں کہ جب حضرت ہم میں موجود نہیں ان کو خبر نہیں تو قیام کیوں کیا جاتا ہے دور ہوگیا؟ اگر کہا جائے کہ یہ آیت صحابہ کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں تو اس کے لئے نص قطعی چاہئے دوسرا جملہ تکفرون عام ہے اس کا انکار آتا ہے جو کفر ہے گو یہی کہتے جاؤ کہ صحابہ ہی خاص ہیں تو اس جہت سے ہمارے لئے قرآن ہدایت ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ بوقت نزول قرآن صحابہ ہی مخاطب تھے۔ نہیں نہیں یہ سب کے لئے ہدایت ہے یہ تو وہی بات ہوئی

میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھوتھو

آپ تو کبھی وعظ میں مستعد ہوتے ہیں تو جھٹ آیت وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا پڑھ کر سنا دیتے ہیں کہ جو تمہیں رسول دے وہ لو جس سے منع کرے اس سے ہٹ جاؤ! حالاں کہ یہ آیت مال غنیمت کے بارے میں ہے اور صحابہ کو خطاب کیا گیا ہے آپ اس آیت میں سب کو شامل کرتے ہیں شان نزول کا کوئی لحاظ نہیں کرتے جیسے اس آیت میں سب شامل ہیں ویسے ہی اس آیت میں سب داخل ہوں گے۔ فافہم المراد۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بعد انتقال بھی مجھے اسی طرح علم ہے جیسے پہلے تھا یعنی قبل انتقال۔

منصف مزاج اہل علم سے تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا علم غیب پوشیدہ نہیں ہے مگر عوام کے لئے کچھ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قبل انتقال علم دیکھئے!

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَاوَمَغَارِبَھَا (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تحقیق لپیٹی گئی میرے لئے زمین (یعنی سمٹ کر مثل ہتھیلی کے کر دیا گیا) پس دیکھا میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو یعنی تمام زمین دیکھی۔

طبرانی میں بہ روایت عمر مروی ہے:

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ رَفَعَ اِلَیَّ الدُّنْیَافَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَاوَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تحقیق میرے لئے خدا نے دنیا کو ظاہر فرمایا پس دیکھا میں نے اس کو اور اس کو بھی دیکھا جو اس میں ہونے والا ہے قیامت تک اس طرح کہ جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

پس جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بعد انتقال بھی ویسا ہی ہے جیسے قبل انتقال تھا تو پھر ہمارا ذکر رسول و تعظیم[1] و قیام وغیرہ کرنا کیوں نہ آپ کے روبرو[2] ہوگا جب قیام وغیرہ آپ کے روبرو ہوا تو کوئی اعتراض باقی نہ رہا۔

---

[1] وَلَا شَکَّ اَنَّ حُرْمَتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيْمَهٗ وَتَوْقِيْرَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَعِنْدَ ذِكْرِهٖ كَمَا كَانَ فِيْ حَيَاتِهٖ (مواھب لدنیہ صفحہ ۲۱۴)

اس میں شک نہیں کہ حضور کی تعظیم و توقیر اسی طرح لازم ہے جیسے حیاتی میں تھی آپ کے ذکر میں بھی اسی طرح تعظیم لازم ہے جیسے روبرو تھی۔

اب محفل میلاد میں حضور کا ذکر اذکار شروع رہتا ہے اس لئے وہاں تعظیم ضروری رکھی گئی ہے (امام الدین عفی عنہ)

[2] قرآن میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ.

جب کافروں نے کہا: اے اللہ اگر ہے وہ حق تیری طرف سے تو برسا ہم پر پتھر آسمان سے (جس طرح اصحاب فیل پر تو نے برسائے تھے) اور لا ہم پر عذاب دردناک۔

تو خدا نے فرمایا: اے محمد! وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ نہیں ہے خدا کہ عذاب کرے کافروں پر (گویا مانگتے ہیں) درآں حال کہ تو اے محمد! ان میں موجود ہے۔

اشباہ الاذکیا۔ مصنفہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے:

النظر فی اعمال امته والاستغفار لهم من السیئات والدعاء و یکشف البلاء عنهم والترددفی اقطار الارض بحول البرکتفیها وحضور جنازة من مات من صالحی امته فان هذه الامور من اشغاله کما وردت بذالک الاحادیث والآثار.

آپ نظر فرماتے ہیں اعمال امت میں ان کے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور دفع بلاء کے لئے دعا فرماتے ہیں اور حدود زمین پھرتے ہیں برکت دیتے ہوئے اور جب امت کا کوئی نیک آدمی مرے اس کے جنازہ پر تشریف لاتے ہیں یہ آپ کے اشغال میں سے ہے جیسا کہ یہ احادیث وآثار سے ثابت ہے۔

تفسیر روح البیان آخر سورہ ملک میں امام غزالی سے مروی ہے:

قَالَ الْاِمَامُ الْغِزَالِیُّ رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ وَالرَّسُوْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَهٗ فِی الْخَیَارُفِیْ طَوَافِ الْعَوَالِمِ مَعَ اَرْوَاحِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ لَقَدْرَاهُ

بقیہ گزشتہ صفحہ) اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ وہ لوگ عذاب آسمانی سے بہ سبب موجو دہونے حضور کے محفوظ رہے آج جو منکرین عذاب آسمانی سے محفوظ ہیں وہ کس وجہ سے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم میں رسول خدا موجود ہیں فہوالمراد۔

نیز نسائی صفحہ ۱۳۹ جلد اول میں لکھا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْحَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ.

تحقیق اللہ نے زمین پر نبیوں کے اجسام مبارک حرام کردئے ہیں کہ ان کو نہ کھائے اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء اسی جسم کے ساتھ زندہ ہیں، فہوالمراد۔

كَثِيْرٌ مِّنَ الْاَوْلِيَاءِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار حاصل ہے تمام جہانوں میں صحابہ کیساتھ پھرتے ہیں بہت اولیاء نے آپ کو دیکھا ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب درثمین میں لکھا ہے کہ سید عبداللہ نے اپنی آنکھوں سے حضور کو دیکھا ہے نیز شاہ ولی اللہ نے خود حضور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور بھی بہت بزرگوں نے دیکھا ہے۔

فیوض الحرمین صفحہ ۲۷ اور جمیع مخلوقات کا آپ کو علم حاصل ہے کسی زمانہ کی خصوصیت نہیں تفسیر بغوی اور تفسیر بیضاوی زیر آیت مَا كَانَ لِلّٰهِ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ لکھا ہے:

قَالَ السُّدِی: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُمَّتِيْ فِيْ صُوَرِهَا فِي الطِّيْنِ كَمَا عُرِضَتْ عَلٰى آدَمَ وَاُعْلِمْتُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرُ مِمَّنْ لَّمْ يُخْلَقْ بَعْدُ وَنَحْنُ مَعَهٗ وَمَا يَعْرِفُنَا فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِيْ عِلْمِيْ لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ

---

1. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مُلَخَّصًا، قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَنِيْ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْنِيْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهِ الحديث

فرمایا حضور نے: جو شخص چاہے کہ سوال کروں علم غیب سے تو وہ بیشک مجھ سے پوچھے، مجھے اللہ کی قسم ہے کہ میں اسے بتا دوں گا۔

ایک حدیث میں فرمایا: سَلُوْنِيْ لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَئْتُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ اِلَّا اَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ

فقال من ابی یا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: حُذَيْفَةُ فَقَالَ

عُمَرُ يَارَسُول اللهِ رَضِينَابِاللهِ رَبًّاوَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًاوَبِالْقُرْآنِ إِمَامًاوَبِكَ

نَبِيًّافَاعْفُ عَنَّاعَفَااللهُ عَنْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ

أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ثُمَّ نَزَلَ عَلَى الْمِنبَرِ هكذافی التفسیر الخازن صفحہ۳۰۸ جلد

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: کہ مجھ پر میری امت کی صورتیں

پیش کی گئیں جیسے کہ آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھیں اور مجھے معلوم ہو گیا کہ کون مجھ

بقیہ گزشتہ صفحہ) مجھے پوچھو تو ایسا کوئی سوال نہ ہوگا جو میں نہ بتا سکوں ضرور بتاؤں گا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: عَمَّاشِئْتُمْ یعنی جو پوچھنا چاہو

پوچھو یہ سب حدیثیں صحیح مسلم جلد۲ صفحہ ۲۶۳ میں ہیں، جس کو شک ہو وہ کتاب مسلم نکال

کر دیکھے! وھابیو امر جاؤ مو تو ابغیظکم نیز بخاری جلد اول صفحہ۹ میں یہ حدیث

ہے سَلُوْنِیْ عَمَّاشِئْتُمْ یعنی آپ نے فرمایا جو چاہو پوچھو میں بتادوں گا اگر کسی نے

زیادہ تفصیل مسئلہ میں دیکھنی ہو تو میری کتاب نصرۃ الحق دیکھئے (امام الدین کوٹلی

لوہاراں)

ل امت کی صورتوں کے علاوہ جنت دوزخ بھی آپ کے روبرو ہیں آپ اسے

ایسے دیکھتے ہیں جیسے ہم ایک نزدیک کی دیوار کو دیکھتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ولذی نفس محمد بیدہ لقد عرضت علی الجنة والنار آنفافی

عرون ھذا الحائط الخ یعنی آپ قسم سے فرماتے ہیں پیش کی گئی ہیں مجھ پر جنت

اور دوزخ جیسے دیوار سامنے ہے اب بتایئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم کر کے

جنت و دوزخ کو میں اپنے روبرو دیکھتا ہوں تو کون مسلمان ہے جو انکار کرے منکر وں

نہیں کہ ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا جب یہ خبر منافقوں نے سنی تو تمسخرا سے
کہنے لگے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گمان ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ کون ان پر
ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا ان لوگوں میں سے جو ابھی نہیں پیدا ہوئے آئندہ
پیدا کیے جائیں گے یہ تو بڑی بات ہے ہم تو اب موجود ہیں وہ بتائیں کہ ہم میں سے کو
ن مومن اور کون کافر ہے؟

یہ خبر سن کر آنحضرت منبر پر تشریف لے گئے اللہ کی حمد و ثنا کر کے فرمانے لگے
کہ ان قوموں کا کیا حال ہے جنہوں نے میرے علم میں طعنہ کیا وہ مجھ سے سوال
کریں اب سے قیامت تک کی میں ان کو خبر دوں گا۔

پس عبداللہ بن حذافہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا باپ کون
ہے؟

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کو تجدید اسلام ضروری ہے ۱۲ منہ امام الدین عفی عنہ۔

عن عباس انه قال فی قوله تعالی ولئن سالتهم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یجدن محمد ان ناته فلان بوادی کذا کذا وما یدریه بالغیب تفسیر ابن جریر جلد ۱۰ صفحه ۱۰۵ اور منثور جلد ۳ صفحه ۲۵۴ یعنی ایک شخص کی اونٹنی گم ہوگئی تو حضرت نے بتایا کہ فلاں جنگل میں ہے تو ایک منافق نے کہا کہ کیا حضرت غیب جانتے ہیں تو آیت اتری لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم یعنی بہانے نہ بناؤ تم اتنا کہنے سے کہ کیا حضرت غیب جانتے ہیں کافر ہو جاؤ گے ایمان کے بعد اب جو مطلق علوم غیب کے منکر ہیں وہ بھی اس سے سبق لیں۔

آپ نے فرمایا: حذافہ

پس عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اللہ کے رب ہونے،

اسلام کے دین ہونے،

قرآن کے امام ہونے،

آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے پس ہماری تقصیر معاف فرمائے! پس

اس حدیث سے بخوبی روشن ہو گیا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام تمام امت

کے اعمال وحالات پر بخوبی واقف ہیں، بلکہ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ:

میں تمام امت اپنی کے اعمال اچھے برے کا واقف ہوں۔

دیکھو صحیح مسلم صفحہ ۲۰۷ جلد ۱، ومسند امام احمد

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ

اُمَّتِیْ [۱] حسنہا وسیئہا.

میری امت کے اچھے برے اعمال مجھ پر پیش کیے گئے، رواہ ابن ماجہ

---

[۱] طبرانی میں حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِی الْبَارِحَةَ لَدٰی هٰذِهِ الْحَجَرَةِ حَتّٰی لَاَنَا اَعْرَفُ

بِالرَّجُلِ مِنْهُمْ مِنْ اَحَدِکُمْ بِصَاحِبِہٖ.

رات کو میری سب امت اس حجرے کے پاس مجھ پر پیش کی گئی یہاں تک کہ

بیشک میں ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے

ساتھی کو پہچانے۔

جب حضور ہمارے اعمال کے واقف ہیں تو وہ کیوں نہ نعت وقیام سے خوش ہوں گے ضرور خوش ہوں گے تمام علماء کا یہی مذہب کہ آپ اپنی ل امت کو دیکھ رہے ہیں۔ امام ابن الحاج مدخل میں امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:

قال علماء نا: رحمهم الله لافرق بین موته وحیاته صلی الله

بقیہ گزشتہ صفحہ) علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

حضور پر تمام خلقت پیش کی گئی:

عُرِضَتْ عَلَيْهِ الْخَلَائِقُ مِنْ لَّدُنْ آدَمَ اِلٰی قِيَامِ السَّاعَةِ فَعَرَفَهُمْ كُلُّهُمْ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ

آدم سے لے کر قیامت تک کی تمام مخلوقات حضور پر پیش کی گئی حضور نے سب کو پہچان لیا جیسے آدم نے تمام نام سیکھ لئے۔

پس خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ہمارا کوئی فعل زمانہ گذشتہ ہو یا آئندہ مرد ہو یا عورت آپ سے پوشیدہ نہیں۔ فہو المراد۔

ل عالم دنیا میں بھی دیکھ رہے ہیں اور عالم برزخ میں بھی وہ مشاہدہ کرتے ہیں کمافی مشکوۃ صفحہ ۱۵

جب منکر نکیر قبر میں مردہ کے پاس آتے ہیں تو بٹھا کر پوچھتے ہیں:

من ربک؟ و مادینک؟

پھر فرماتے ہیں: ما تقول فی هذا الرجل؟

اس مرد کے حق میں تو کیا کہتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ھذا حاضر کے لئے ہے غائب کے لئے نہیں جس سے

علیه وسلم فی مشاهدته لامته ومعرفته با حوالهم ونیاتهم وعزائمهم و خواطرهم وذالک جلی عنده لاخفاء به.

ہمارے علماء نے فرمایا: حضور کا موت اور حیات میں کوئی فرق نہیں حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں جس میں کسی طرح کی پوشیدگی نہیں ہے علماء ربانیین کا مذہب ہے خدا سب کو اسی پر رکھے، آمین!

یَآاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنَاکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا.

اے نبی! بے شک بھیجا ہم نے تجھے گواہ اور بولا نے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور چراغ روشن۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپ سراج ہیں اور سورج کو بھی خدا نے سراج فرمایا ہے۔

تَبَارَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا.

سورج کا خاصہ ہے کہ جہاں جاؤ وہاں موجود ایسا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

بقیہ صفحہ گزشتہ) ثابت ہو کہ حضور قبر میں جہاں کوئی مرے خواہ مشرق میں خواہ مغرب میں خواہ دکھن میں خواہ شمال میں وہ جہاں کہیں بھی ہو وہاں حضرت پہنچتے ہیں۔ عون وغیرہ میں خیال کریں کہ آپ کہاں کہاں جاتے ہیں ایک آن واحد میں، زیادہ تشریح دیکھنے ہو تو میری کتاب نصرۃ الحق دیکھئے! پس معلوم جب معلوم ہوا کہ آپ ہر جگہ پہنچتے ہیں تو میلاد میں شامل ہونا بعید نہ ہوگا۔ فافہم ۱۲

جانو! وہ بھی ہر جگہ کو ملاحظہ فرما رہے ہیں کوئی جگہ ان سے پوشیدہ نہیں۔

نیز چراغ کا کام ہے اندھیرے کو روشن کرنا ایسا ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلمت کفر کو دور کر کے جہاں کو روشن کر دیا۔

چراغے روشن از نور خدائے جہاں را دادہ از ظلمت رہائے

چراغ گھر والوں کے لئے امن اور راحت کا سبب ہوتا ہے چور کو شرمندگی اور تکلیف کا باعث ہوتا ہے اسی لئے وہابیوں اور دیوبندیوں کو آپ کے نور کی شعائیں نہیں بھاتیں منیرا تاکید کے لئے ہے یعنی ایسا چراغ جو ہر طرح روشن ہے کبھی نہیں بجھے گا۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ الخ

وہابی دیوبندی اس نور کو اپنے عقیدہ میں بجھا چکے ہیں، کہتے ہیں: کہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے ہیں[1]

[1] بعض اجہل اپنی مثل سمجھ کر مٹی میں ملنا یعنی خاک ہو جانا مانتے ہیں حالانکہ حضور نے صاف فرما دیا ہے نبی زندہ ہوتے ہیں ان کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی ایسے رسولوں کے دشمن ہیں کہ ان کو دشمنی نے اندھا کر دیا ہے، کیا کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ سے پھر زندہ ہونا ممکن ہے اگر ناممکن ہے تو پھر ایسے عقیدے والے قطعی کافر اگر مزہ موت کا چکھ کر پھر زندہ ہونا نبیوں کے لئے ثابت ہے تو پھر کیا اعتراض اگر آیت **قل انما انا بشر مثلکم** کی تشریح درکار ہے جس میں وہابیوں کے تمام شبہوں کے جواب ہیں تو کتاب آنحضرت کی بشریت منگوا لو! جو لوگ **بشر مثلکم** اپنی مثل بشر کہتے ہیں وہ حضور کو پورے طور پر سورج کی طرح ہر جگہ حاضر سمجھیں کیوں کہ مماثل

ایسا ہی امام قسطلانی مواہب جلد ا صفحہ ۴۱۰ میں لکھا ہے:

وقد اجاب الشیخ بدر الدین انورکشی عن سوال رویته جماعة له علیه الصلاۃ والسلام فی ان واحد اقطار متباعدة مع ان رؤیته حق بانه صلی اللّٰہ علیه وسلم سراج ونور الشمس فی هذا العالم مثل نوره فی العوالم کلها وکما ان الشمس یراها کل من فی الشرق والمغرب فی ساعة واحدة وبصفاته مختلفة فکذا لك النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وللّٰہ در القائل ؎

کالبدر من ای النواحی جئته یغدی الی عینیك ونورا ثاقبا

امید ہے کہ منصف مزاج آدمی ان دلائل کو دیکھ کر انکار نہ کرے گا۔

وَاللّٰہُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

قولہ: قیام جو پیدائش کے وقت کیا جاتا ہے سو اس کا ثبوت زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور امامان مجتہدین سے نہیں ملتا الخ

اقول: قیام کا ثبوت تو میں پہلے لکھ آیا ہوں وہاں دیکھو! اگر کہو کہ اسی ہیئت پر قرون ثلثہ میں نہیں پایا گیا اس لئے یہ جائز نہیں گو علیحدہ علیحدہ ہر ایک عمل جائز ہے،

میں کہتا ہوں: کہ یہ قاعدہ ہمارے ہی لئے ہے یا کہ تمہارے لئے بھی ہے؟ اگر اس بات کو تم بھی مانتے ہو تو مفصلہ ذیل باتیں قرآن وحدیث سے ثابت کرو پھر

بقیہ گزشتہ) تامہ سے یہ اپنی مثل کہتے ہیں یہاں بھی مماثل تامہ سے ہر جگہ حاضر جانیں ۱۲

ان کا عمل قرون ثلاثہ سے ثابت کرو۔

۱) صرف نحو کا پڑھنا پڑھانا زمانہ نبوت میں نہ تھا تم نے کیوں جائز رکھا ہے؟

۲) قرآن کے اعراب یعنی زیر زبر لکھنا حدیث سے ثابت کرو!

۳) مخالف اسلام کے رد میں کتابیں تصنیف کرنی قرون ثلاثہ سے ثابت کرو!

۴) عالم کو امامت کے لئے تنخواہ پر رکھنا مدرسوں اور انجمنوں میں تنخواہ پر رکھنا قرآن حدیث سے ثابت کرو!

۵) چندہ لے کر ہفتہ وار اخبار کا جاری کرنا پھر اس میں غریب فنڈ نام رکھ کر عوض مسلہ بتانے کے پیسے وصول کرنا کسی مسئلہ کو عوض چار آنہ کسی کا دو آنہ کسی کا ایک آنہ اس کا ثبوت درکار ہے!

۶) انجمنوں میں سال بہ سال جلسہ کر کے روپیہ جمع کرنا کس حجت شرعیہ سے جائز ہے؟

۷) مسجدوں میں ایک شخص مقرر کرنا تا کہ وضو کے لئے پانی تیار رکھا کرے قرون ثلاثہ سے ثابت کرو!

۸) اصول حدیث مقرر کرنا حدیثوں کے نام صحیح ضعیف موضوع منسوخ متروک موقوف وغیرہ رکھنا حضور سے ثابت کرو!

۹) قرآن کا ترجمہ اور تفسیر کر کے فروخت کرنا قرون ثلاثہ سے ثابت کرو!

۱۰) مسجدیں چونے گچ کرانی ان پر پیتل یا تانبا وغیرہ سے کھڑیاں لگانا یہ حضور نے کیا نہ حکم دیا نہ ان کے عہد میں ہوا، اس کو کیوں جائز کہا گیا ہے، تلک عشرة کاملة۔

عجیب لطیفہ

اگر ہٹ دھرمی سے یہی کہتے جاؤ کہ اسی طریق سے محفل میلاد منعقد کرنا قرون ثلاثہ میں نہیں پایا گیا اور نہ ہی آپ نے اس کا حکم دیا ہے۔

تو میں کہتا ہوں: کہ آپ اسی ہیئت سے طریق میلاد کو حضور سے منع ثابت کریں اگر ثابت نہ کر سکیں اپنی طرف سے ہی میلاد کو منع کریں تو آپ نے وہ کام کیا جو حضور سے ثابت نہیں بتاؤ بدعت کا مرتکب کون ہوا؟

ہمیں الزام دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

بدعت

اگر یہی قاعدہ ہے کہ جو قرون ثلاثہ میں ہو وہی سنت ہے تو چاہئے کہ رفض و نفاق وغیرہ بھی سنت ہو کیوں کہ قرون ثلاثہ میں رافضی بھی تھے تو اس تمہارے اصول سے رافضی اور منافق ہونا بھی سنت ہے تمہارا یہ اصول کہ جو قرون ثلاثہ میں نہ ہو وہ [1] بدعت ہے غلط ہے بدعت وہی ہوگا جو قرآن حدیث کے خلاف ہوگا۔

[1] اگر جو قرون ثلاثہ میں نہ ہو وہی بدعت ہوتا ہے تو چاہئے کہ امام بخاری کا یہ فعل کہ وہ لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری کا۔ ترجمہ کرنے کے وقت ہر ایک حدیث کے لکھنے

کما قال الشافعی: ما احدث وخالف کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة.

جو ایسی نئی بات ہو جو مخالف ہو کتاب اللہ یا حدیث یا اجماع یا قول صحابی کے تو وہ بدعت ضلالہ ہوتی ہے۔

جو مخالف نہ ہو اور کام اچھا اور تعریف کیا گیا ہو تو وہ بدعت نہیں جس کی مذمت آئی ہے صحابہ قیام کو جائز رکھتے تھے حضرت انس کا یہ قول کہ ہمیں حضور سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا مگر آپ کی تشریف آوری کے وقت ہم قیام نہ کرتے ہمیں علم تھا کہ آپ کو تکلف پسند نہیں مگر حسان بن ثابت قیام کیا کرتے اس پر صبر نہ کر سکتے کہ حضور آئیں اور یہ بیٹھے رہیں اور یہ فرماتے کہ نہیں لائق اس شخص کو جو دین اور عقل رکھتا ہو کہ حضور کو دیکھے اور قیام نہ کرے اور حضور نے پسند فرمایا اسی پر اس کو ثابت رکھا۔ (تنبیہ المفترین صفحہ ۱۲۷)

حضور کا قیام کرنا بلکہ قیام کا امر کرنا پہلے میں ثابت کر آیا ہوں اب دوبارہ سنئے! حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

قوموا الی سید کم اپنے سرداروں کے لئے کھڑے ہو جاؤ!

تو پھر کیوں نہ ہم اپنے سردار دو جہاں کے لئے کھڑے ہوں بہت سی حدیثوں میں آپ کا سردار ہونا مذکور ہے:

انا سید الناس یوم القیمة بخاری مسلم انا سید ولد آدم فی

بقیہ گزشتہ صفحہ) سے پہلے میں نے دو نفل پڑھے ہیں پھر وہ حدیث لکھی ہے سراسر بدعت ہونا چاہئے کیوں کہ یہ قرون ثلاثہ سے ثابت نہیں ۱۲

الدنیاو الآخرۃ ولا فخر الحدیث

میں دنیا اور آخرت میں سردار ہوں کوئی فخر کی بات نہیں

پس آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ حضور کے لئے قیام کرنا حضور کے حکم سے ہے کیوں کہ آپ سردار ہیں اور سردار کے لئے آپ نے قیام کا ارشاد فرمایا، بعض لوگ سیرۃ شامی کی عبارت لا اصل لہ لکھ کر بتاتے ہیں کہ میلاد کی کچھ اصل نہیں اس کی اگلی عبارت نہیں لکھتے، آگے لکھا ہے:

اذاانفق المنفق تلک اللیلۃ واجمع جمعا، اطعمھم ما یجوز و اسمعھم ما یجوز بجمیع ذالک جائز ویثاب فاعلہ.

جس نے اس رات کو طیب کھانا کھلایا اور صحیح روایتیں میلاد کی بابت سنائیں یہ سب کام جائز اور اس کے کرنے والے کو ثواب ملتا ہے۔

صاحب سیرۃ نے تو ابن جزری سے منکروں کی یوں مٹی پلید کی ہے۔

لَمْ یَکُنْ فِیْ ذَالِکَ اِلَّا رِغَامُ الشَّیْطَانِ وَسُرُوْرُ اَھْلِ الْاِیْمَانِ.

میلاد میں شیطان کے لئے جلن ہے ایمانداروں کے لئے خوشخبری ہے،

اس سے عقلمند خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ منکرین میلاد کو ابن جزری کس ٹولہ میں شمار کرتے ہیں؟

مولانا نے بہت سے ہاتھ پاؤں مارے ہیں کہ کسی طرح یہ محفل میلاد ناجائز قرار دی جائے، کہا: کہ یہ قیام اگر حضور کے لئے ہوتا ہو خاص وقت میلاد میں نہ ہوتا وغیرہ وغیرہ اور بہت سے عقلی ڈھکوسلے قائم کر کے ایسی پاک مجلس کو کھیل کود کہہ کر ناجائز قرار دیا ہے۔

افسوس مولوی صاحب کو اتنا پتہ نہیں کہ بظاہر تعظیم ایک وقت یا ایک جگہ مقرر ہوتی ہے ہر جگہ نہیں گو دل میں ہر وقت ہو خشوع وخضوع نماز میں خاص ہے اس وقت ضروری ہے کہ خدا کو حاضر و ناظر سمجھا جائے اور نہیں تو اتنا تو ضروری ہے کہ خیال کرے کہ خدا مجھے دیکھتا ہے حالاں کہ وہ ہر وقت خشوع وخضوع چھوڑا، آپ تو پائخانہ پھرنے کے وقت خدا کے روبرو ستر کو کھول کر بیٹھ جاتے ہیں اس وقت خدا کا ادب نہیں کرتے۔

ان اعتراضوں کا جواب یہی ہوگا کہ خدا نے ایک وقت تعظیم کے لئے مقرر کیا ہے خدا نے اپنے لئے فرمایا:

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ. وَهُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ.

اور حضور کی تعظیم کے لئے فرمایا[1] وتعزروه وتوقروه

پس مولوی صاحب کا اعتراض کہ خاص وقت میلاد میں تعظیم کیوں مقرر ہے رفع ہوا۔

مولوی صاحب تو شاید اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ. سے ہر وقت نماز پڑھنی ثابت کرتے ہوں گے جو عین حماقت ہے اگر ان ہزلیات کا مفصل جواب دیکھنا ہو تو کتاب انوار ساطعہ در بیان مولود فاتحہ منگوا کر دیکھئے! لاہور سے مل سکتی ہے۔

[1] یعنی نبی کی تعظیم وتوقیر کرو دوسری جگہ ایمان والوں کی صفت میں فرمایا: فالذین آمنوبه عزر وه ونصروه الخ۔ یعنی امت نبی امی کے وہ لوگ جو نبی پر ایمان لائیں گے اور اس کی تعظیم وتوقیر کریں گے ثابت ہوا کہ جو نبی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں انہیں کے لئے خدا نے اپنے رحمت لکھ رکھی ہے۔۱۲

چونکہ مولوی صاحب بظاہر مقلد کہلاتے تھے اس لئے ان کو لازم تھا کہ امام صاحب کو وہ دیکھتے کہ قیام تعظیمی جائز رکھتے ہیں یا نہیں سنئے! میں بتاتا ہوں!

وَبِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنْبَاَهٗ كَرَمُ بْنُ اَحْمَدَ اَنْبَا ابْنُ عَطِيَّةَ اَنْبَا ابْنُ سَمَاعَةَ اَنْبَا اَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ: كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ يُفْتِي النَّاسَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَفَطِنَ لَهٗ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شَعُرْتُ بِكَ اَوَّلَ مَا وَقَفَ مَا رَانِيَ اللّٰهُ اُقْعُدُ وَاَنْتَ قَائِمٌ فَقَالَ: لَهُ اجْلِسْ يَا اَبَا حَنِيْفَةَ فَاَجِبِ النَّاسَ فَعَلٰى هٰذَا اَدْرَكْتُ اٰبَائِيْ. (مناقب موفق جلد صفحہ ٦٦ مطبوعہ حیدرآباد)

امام یوسف کہتے ہیں: امام اعظم ایک بار مسجد الحرام میں بیٹھے تھے لوگ آتے اور مسائل پوچھتے اور آپ جواب دیتے جاتے تھے، اتنے میں امام جعفر صادق وہاں تشریف لائے اور یہ حالت کھڑے دیکھ رہے تھے کہ ابو حنیفہ کی نظر آپ پر پڑی فراست سے دریافت کرکے کھڑے ہو گئے تعظیما اور فرمایا: ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر پہلے سے مجھے معلوم ہوتا کہ آپ کھڑے ہوئے ہیں خدا تعالی مجھے اس حالت میں نہ دیکھتا کہ میں بیٹھا رہوں اور آپ کھڑے رہیں، آپ نے فرمایا: اے ابو حنیفہ! بیٹھ جاؤ لوگوں کو جواب دو میں نے اپنے آباء واجداد کو بھی اسی مسلک پر پایا ہے۔

دیکھئے! امام صاحب جس کے ہم مقلد ہیں وہ کس قدر قیام نہ کرنے کو برا سمجھتے ہیں جب کہ امام صاحب سے قیام ثابت ہوا تو پھر مقلد کے لئے یہ حق نہیں کہ قیام کو شرک یا بدعت کہے فافہم۔

ایسے نیک کام کو جو حضور کی محبت پر دال ہے منع کرنا اور شک کرنا یہ نیک کام

نہیں گویا عمداً اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالنا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ.

ڈال دو! دوزخ میں ہر ایک منکر عناد کرنے والے کو منع کرنے والے کو نیک کام سے حد سے نکل جانے والے کو شک کرنے والے کو۔

پس جو شخص محفل میلاد سے منع کرے گا وہ ضرور اس آیہ کا مصداق ہوگا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتوی کا جواب گزر چکا ہے دوبارہ لکھنے کی حاجت نہیں فلیر جع ثم ابو ایوب کا قول معتمد کے حوالہ سے احمد بن محمد مصری کی طرف سے عملمولد مذموم ہونا لکھہ مارا حالاں کہ نہ ہی قول معتمد کوئی کتاب ہے، نہ اس میں لکھا ہوا ہے۔ یہ محض فریب ہے۔ جیسا کہ اذاقۃالآثام لمانع عمل المولدو القیام میں امام المحققین خاتم المدققین آیۃ من آیات رب العلمین بقیۃ السلف حجۃ الخلف اعلیٰ حضرت سیدنا مولانا مولوی نقی علی خان صاحب مرحوم بریلوی نے لکھا ہے: وہو ہذا

قول معتمد کا حوالہ دیا اور بشیر قنوجی نے غایۃ الکلام اور نواب بھوپالی نے کلمۃ الحق میں احمد بن محمد مصری کی طرف نسبت کیا ہے اور مطالبہ خصم کے وقت کسی صاحب سے اس کا وجود بھی ثابت نہ ہوسکا اور بعد چند سطور کے لکھا ہے۔

اور قول معتمد کا اعتبار کیا وجود بھی ڈپٹی امداد علی کی الماری کے سوا تمام عالم ثابت نہیں کر سکتے پس جس وقت کوئی قول معتمد کا وجود ثابت کرے گا اسی وقت مستحق جواب کا ہوگا۔

ابن حاج کی عبارت لکھنے میں بھی خدا کا خوف نہ رہا، ان کی عبارت قطع برید ہ لکھ کر لوگوں کو دھوکا دیا پوری عبارت نہ لکھی۔

دیکھو! علامہ شہاب الدین خفاجی محشی بیضاوی اپنے رسالہ عمل میلاد میں ابن حاج کی پوری کلام لکھی ہے:

قال العلامۃ ابن حاج فی المدخل المولد مما احدثه الناس وقد احتوی علی بدع ومحرمات کالرقص بالدف والآلات الطرب مما یلیق بسائر الزمان الذی من اللہ علینا فیه بسید الاولین والآخرین الی ان قال وقد ارتکب بعضهم فیه مالا ینبغی من اللهو فان خلاعن ذالک و اقتصر فیه علی الطعام والمسرة فهو بدعة حسنة.

شہاب الدین خفاجی نے کہا: علامہ ابن حاج نے فرمایا ہے:

مولد جس کو آدمیوں نے نکالا ہے یہ شامل ہے بدعت اور محرمات کو جیسے رقص اور آلات طرب جو کسی وقت کرنے کے لائق نہیں پھر اس وقت میں کیوں کر لائق ہوں گے کہ اس وقت سید الاولین کے پیدا ہونے سے ہم پر خدا نے احسان کیا ہے یہاں تک کہ کہا ابن حاج نے کہ بعض مرتکب ہو گئے لہو کے اور بیہودہ باتوں کے اگر یہ خالی ہو محرمات سے اور اختصار کیا جائے کھانا کھلانے اور مسرت پر تو یہ کام نیا اچھا ہوگا۔

دیکھو! ابن حاج تو میلاد کو جو خالی ہو ممنوعات سے اچھا عمل بتاتے ہیں یہ نام کے مولوی دھوکا دینے سے باز نہیں رہتے۔

قولہ: صفحہ ۱۱، انعقاد محفل میلاد اور اور قیام وقت ذکر پیدائش آنحضرت صلعم کیقرون ثلاثہ میں ثابت نہیں ہوا، پس یہ بدعت ہے اور علی ہذا القیاس بروز عیدین پنجشنبہ وغیرہ میں فاتحہ مرسومہ ہاتھ اٹھا کر دعا کا پڑھنا پایا نہیں گیا البتہ نیابت عن المیت

بغیر تخصیص ان امور مرقومہ سوال کے للہ مساکین وفقراء کو دے کر ثواب پہنچانا ثواب ہے۔

ختم و درود

اقول: میلاد کے لئے بار بار لکھنے کی حاجت نہیں عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہے عیدین و پنجشنبہ میں [1] فاتحہ دینا منع نہیں ہے بلکہ موجب نجات ہے یہ بات تو مخالف بھی مانتا ہے کہ صدقہ مردہ کو پہنچتا ہے یہ بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ قرآن شریف کا ثواب ضرور پہنچتا ہے۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَءَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ. احدی عشرۃ مرۃ ثم وھب اجرہ للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات. شرح صدور صفحہ ۱۳۰

جو گذرے قبرستان میں اور گیارہ بار قل شریف پڑھ کر مردہ کو بخشے تو حضرت فرماتے ہیں کہ جتنے قبرستان میں مردے ہوں گے اتنا ہی اس پڑھنے والے کو ثواب ہوگا جبکہ صدقہ میت کو پہنچتا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

عَنْ اَنَسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ اَهْلِ مَيِّتٍ يَمُوْتُ مِنْهُمْ مَيِّتٌ فَيَتَصَدَّقُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهِ اِلَّا اَهْدَاهَا اِلَيْهِ

---

[1] حدیث ترمذی میں ہے کہ جن لوگوں نے قربانی نہیں کی ان کی طرف سے حضور خود قربانی کیا کرتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے لئے مردہ ہو یا زندہ صدقہ جائز ہے ۱۲

جِبْرَئِیْلُ عَلٰی طَبَقٍ مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ یَقِفُ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَیَقُوْلُ: یَاصَاحِبُ الْقَبْرِ الْعَمِیْقِ هٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اَهْدٰهَا اِلَیْکَ اَهْلُکَ فَاقْبَلْهَا فَتَدْخُلُ عَلَیْهِ فَیَفْرَحُ بِهَا وَیَسْتَبْشِرُوْنَ وَیَحْزُنُ جِیْرَانُهَا الَّذِیْنَ لَایُهْدٰی اِلَیْهِمْ شَیْئًا. شرح صدور

کوئی شخص فوت ہو جائے اس کے بعد وارث اس کے یا اور کوئی اصدق

۱؎ ‏ ہدایۃ السائل صفحہ ۴۰۹ میں نواب صدیق حسن نے اس مسئلہ کو مفصل بیان کیا ہے انہوں نے بہت حدیثیں لکھی ہیں: کہ در حدیث ابو ہریرہ آمدہ:

ان رجلا قال للنبی ﷺ ان ابی مات ولم یوص فینفعه ان اصدق عنه قال نعم رواه احمد مسلم ونسائی وابن ماجه

وعن عائشه ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم ان امی افتلتت نفسها واظنهالو تکلمت تصدقت فهل لهااجران تصدقت عنها قال نعم متفق علیه

وعن ابن عباس ان رجلا قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم ان امی توفیت اینفعهاان تصدقت عنها قال نعم قال فان لی محمد فانا اشهدک انی قد تصدقت به عنهارواه البخاری۔

ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ حضور سے پوچھا گیا کہ صدقہ میت کے لئے کیا جائے تو پہنچتا ہے یا کہ نہیں میت کو فائدہ ہوتا ہے یا نہیں آپ نے فرمایا ہاں فائدہ ہوتا ہے۔

آگے صفحہ ۴۱۰ میں لکھتے ہیں کہ در شرح کنز گفتہ انسان را میرسد کہ ثواب عمل خود برائے غریب گرداند نماز باشد یا روزہ وحج یا صدقہ یا قراءت قرآن از جمیع انواع

کریں، صدقہ کا ثواب روح میت کو بخشیں تو جبرئیل وہی صدقہ ایک نوری طباق میں رکھ کر قبر پر جا کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے قبر والے! یہ ہدیہ لو! تمہارے اہل نے بھیجا ہے پس وہ مردہ قبول فرماتا ہے پس وہ نہایت خوش ہوتا ہے اور اس کے ہمسائے غمناک ہوتے ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں ملا۔

شرح اوراد میں کبری سے منقول ہے۔

لَوْتَصَدَّقَ عَلَى الْمَيِّتِ اَوْدَعَالَهُ بَعَثَ اللهُ تَعَالٰى اِلَى الْمَيِّتِ ذَالِكَ عَلٰى طَبَقٍ مِنْ نُوْرٍ.

اگر کوئی شخص صدقہ میت پر کرے یا اس کے لئے دعا مانگے اللہ تعالی اسے نور

بروح ایں میرسد بہ میت نفع میدید اور نزدیک اہلسنت انتہا، مسلم صفحہ ۳۲۴ جلدا

جواز فاتحہ

ابنالہ شہر میں جناب میر غلام بھیگ صاحب خیر نگ جنرل سیکرٹری جمیعۃ مرکزیہ تبلیغ اسلام کے مکان پر ایک مختصر سا اہلِ شہر کا جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا سراج احمد مدرس مدرسہ دیو بندیہ اور چراغ علی صاحب مدرس مدرسہ عربیہ دیو بندیہ نے محمد مسلم دیو بندی افسر مدرس مدرسہ عربیہ ابنالہ چھاؤنی، محمد شیث صاحب جودت، حافظ محمد صدیق امام مسجد کمبوہاں ابنالہ شہر کی موجودگی میں متفق علیہ یہ فیصلہ کیا کہ فاتحہ کرنا صدقہ دینا اور اس صدقہ کا ثواب میت کو پہنچنا، کھانا دینا کھانا سامنے رکھ کر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر کسی طرح قرآن شریف پڑھنے اور کھانے کا ثواب میت کو پہنچنا ہر طرح مستحسن اور جائز ہے مگر کسی دن یا وقت یا شکل فاتحہ خوانی کا التزام اس نیت سے کہ اس طرح یا اس دن یا اس لمحے کے بغیر

ایک طبق میں میت کی طرف بھیجتا ہے۔

جو زندہ پیروں فقیروں کو دیا جاتا ہے اس کو تو مخالف بھی مانتے ہیں کہ وہ لیتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔

اب سنئے دوسری حدیث!

عَنْ اَنَسٍ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يُشْرِفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى اَهْلِ النَّارِ فَيُنَادِيْهِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ يَا فُلَانُ! اَمَا تَعْرِفُنِيْ فَيَقُوْلُ لَا اَعْرِفُكَ مَنْ اَنْتَ؟ فَيَقُوْلُ اَنَا الَّذِيْ مَرَرْتَ بِيْ فِي الدُّنْيَا فَاسْتَقَيْتَنِيْ شُرْبَةَ مَاءٍ فَسَقَيْتُكَ قَالَ: عَرَفْتُ فَاشْفَعْ لِيْ بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ فَيَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيُشَفِّعُهُ فِيْهِ فَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ. (روہ البیہقی وابو یعلی والطبرانی وابن ماجہ صفحہ ۲۷۰ ہکذا فی بدور السافرہ)

سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا کہ جنتی لوگ دوزخیوں کے روبرو کئے جائیں گے ایک آدمی دوزخیوں سے پکار کر کہے گا،

اے فلاں! کیا تو نے مجھے پہچانا ہے؟ پس وہ کہے گا: میں نہیں جانتا کہ تو کون ہے پس وہ بیان کرے گا کہ میں وہ آدمی ہوں کہ دنیا میں تو مجھ سے ملا سفر میں یا حضر میں اور تو نے مجھ سے پانی طلب کیا میں نے تجھے پلایا وہ کہے گا: اب میں نے پہچانا ہے پس کہے گا دوزخی میرے لئے شفاعت کر اللہ تعالی سے پس وہ شفاعت کرے گا تو وہ دوزخ

بقیہ صفحہ ٦٦) فاتحہ کا ثواب میت کو نہ پہنچے گا یا اس کے ترک سے کوئی گناہ لازم آئے گا نا جائز ہے (خاکسار حکیم محمد سمیع اللہ سیکشن انصاری سفیر جمیعۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام ابتالہ شہر)

سے نکالا جائے گا۔

کفایہ شعبی میں انس بن مالک سے مروی ہے:

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِنِیَّۃِ الْمَیِّتِ. اَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنْ تَحْمِلَ عَلٰی قَبْرِہٖ مَعَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکِ نُوْرٍ فَیَحْمِلُوْنَ اِلٰی قَبْرِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ ھٰذِہٖ ھَدِیَّۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِلَیْکَ قَالَ: فَیَتَلَالَا قَبْرُہٗ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ اَلْفَ مَدِیْنَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ وَزَوَّجَہٗ اَلْفَ حُوْرَاءَ وَاِلَیْہِ اَلْفُ حُلَّۃٍ وَقَضٰی اَلْفَ حَاقِیْرَ. شرح اوراد بیہقی میں بھی یہ روایت ہے۔

کہا حضرت انس نے: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کہ جس وقت کوئی آدمی میت سے صدقہ کرتا ہے، اللہ تعالی جبرئیل کو فرماتا ہے: کہ اس کی قبر کے پاس ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ لے جاوٴ! اس طرح کہ سب کے ہاتھ میں نور ہو یہ فرشتے اس صدقہ کو اس مردہ کی قبر کے پاس لے جاتے ہیں، پھر کہتے ہیں: السلام علیک یا ولی اللہ! فلاں شخص نے یہ ہدیہ بھیجا ہے، اس سے اس کے قبر روشن ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالی ہزار شہر اس کو بہشت میں دیتا ہے ہزار حوریں شادی کے لئے دیتا ہے ہزار حلہ پہناتا ہے ہزار حاجت برلاتا ہے۔

پس دانشمندوں نے اس بات کا نتیجہ پا لیا ہوگا کہ جو کسی مسلمان کو کھانا کھلائے یا پانی پلائے اگر فوت ہو تو اس کے روح کو بخشے تو وہ کیوں کر دوزخ میں رہ سکتا ہے۔ زہے نصیب اس شخص کے جو سال [1] یا ماہ [2] بماہ یا ہفتہ [3] وار صدقہ کرتا ہے

[1] عیدین [2] گیارہویں شریف [3] جمعرات

اور مردوں کے ارواح کو بخشتا ہے۔

جبکہ ثابت ہوا کہ صدقہ کرنا اور قرآن پڑھ کر بخشنا دونوں میت کو فائدہ دیتے ہیں تو بوقت کھانا کھلانے کے کچھ قرآن بھی پڑھا جائے زیادہ نہیں تو صرف تین دفع ہی قل شریف پڑھ لیں! وہ بھی قرآن کا حکم رکھتا ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ (ھکذا فی المشکوۃ صفحہ ۱۸۰)

قل شریف تیسرا حصہ قرآن کے ثواب میں ہے جس نے تین دفع پڑھا گویا اس نے پورا قرآن شریف ختم کیا۔

تو کیوں نہ میت کے لئے باعث نجات ہوگا اور پنج شنبہ وعیدین کی بابت کچھ عرض کر دیا گیا ہے اور کچھ عرض کرتا ہوں وہ یہ کہ جب حکم صدقہ کا عام ہے جس وقت کیا جائے جائز ہے منع نہیں تو جمعرات وعیدین میں بھی منع نہ ہوگا رہی یہ بات کہ ان دنوں میں ضرور صدقہ کیا جاتا ہے کیا وجہ ہے؟ سو اس کی وجہ یہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ اَوْ يَوْمُ جُمُعَةٍ اَوْ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ اَوْ لَيْلَةُ نِصْفٍ مِنْ شَعْبَانَ تَاتِيْ اَرْوَاحُ الْاَمْوَاتِ وَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَذْكُرُنَا؟ هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَتَرَحَّمُ عَلَيْنَا هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَذْكُرُ غُرْبَتَنَا يَامَنْ سَكَنْتُمْ بُيُوْتَنَا وَيَامَنْ سَعِدْتُمْ بِمَا شَقِيْنَا وَيَامَنْ اَقَمْتُمْ فِيْ اَوْسَعِ قُصُوْرٍ وَنَحْنُ فِيْ ضِيْقِ قُبُوْرِنَا وَيَامَنِ اسْتَذْلَلْتُمْ اَيْتَامَنَا وَيَا مَنْ نَكَحْتُمْ نِسَائَنَا هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَتَفَكَّرُ فِيْ غُرْبَتِنَا وَفَقْرِنَا كُتُبُنَا مَطْوِيَّةٌ وَ كُتُبُكُمْ مَنْشُوْرَةٌ (خزانۃ الروایات ہکذا فی دقائق الاخبار صفحہ ۷۰، ۷۱)

ابن عباس فرماتے ہیں: جب ہوتا ہے دن عید یا جمعہ یا عاشورہ یا شب قدر کا مردوں کی ارواح اپنے دروازے پر آ کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں:

کوئی ہے جو ہمیں یاد کرے؟

ہم پر رحمت کرے؟

ہماری غریبی کو دیکھے؟

جوان کے گھروں میں زندہ وارث ہوتے ہیں ان کو روح میت اس طرح کہتی ہے: تم ہمارے گھروں میں رہتے ہو،

ہمارے مال سے چین پاتے ہو،

تم فراخ مکان میں رہتے ہو،

ہم تنگ قبروں میں رہتے ہیں،

ہمارے یتیموں کو تم نے ذلیل کیا ہے،

ہماری عورتوں کو تم نے نکاح کرلیا ہے،

ہے کوئی جو ہماری غربت کو سوچے!

ہمارے اعمال نامے لپیٹے گئے ہیں، تمہارے ابھی کشادہ ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جن دنوں میں روح گھر آتی ہے ان دنوں میں صدقہ ضرور کرنا چاہئے تا کہ روحیں خوش ہوں۔

دستور القضاء میں فتاوی نسفیہ سے منقول ہے:

اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَاْتُوْنَ فِیْ کُلِّ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ وَیَوْمِ الْجُمُعَةِ فَیَقُوْمُوْنَ بِفِنَاءِ بُیُوْتِهِمْ ثُمَّ یُنَادِیْ کُلُّ وَاحِدٍمِنْهُمْ بِصَوْتٍ حَزِیْنٍ یَااَهْلِیْ

وَیَااَوْلَادِیْ وَیَااَقْرِبَائِیْ اَعْطِفُوْااَعَلَیْنَابِالصَّدَقَۃِ الخ

ارواحِ موءمنین ہر جمعرات و جمعہ کو اپنے گھروں میں آتی ہیں اور غم زدہ آ...

سے پکارتی ہیں: اے میرے گھر والو!

اے میری اولاد!

اے میرے قریبیو!

ہمیں صدقہ دو!

ہم اس لئے ان دنوں میں صدقہ کرتے ہیں تا کہ روح میت خوش ہو جا...

غیر مقلدین کے امام

جبکہ ان کے سامنے کھانا آ جائے تو ان کو صبر کیسے آ سکتا ہے یہ تو کھا...
جان دیتے ہیں انہوں نے سوچا کہ کھانا سامنے دیکھ کر ہم سے تو صبر ہو نہیں سکتا ...
درود کو ہی منع کر دو کہہ دو کہ یہ جائز ہی نہیں کھانا کھا کر دعا مانگا کریں گے بے علموں ...
سمجھ نہیں کہ جب کھانے کا نشان ہی کھا کر گم کر دیا تو بخشے گا کیا خاک۔

پس لائق یہی ہے کہ پہلے کھانا سامنے رکھ کر کلام الٰہی سے پڑھا جائے ...
اس کھانے اور کلام الٰہی کا ثواب روح میت کو بخشا جائے پھر جن کو کھانا دیا گیا ...
اسی جگہ کھائیں یا گھر لے جا کر کھائیں کھا کر خدا کا شکر بجا لائیں! الحمد للہ الذ...
اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین۔

روپیہ پر کیوں ختم نہیں پڑھتے؟

بعض کم فہم یہ اعتراض کرتے ہیں کہ روپیہ پیسہ پر کیوں وہ نہیں ختم کہتے۔
اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ ان پر اس لئے ختم نہیں پڑھتے کہ اس کا بعینہ مردوں ک
پاس پہنچنے کا ذکر نہیں آیا جیسا کہ کپڑے اور کھانے کا بعینہ پہنچنے کا ذکر آیا ہے اور نہ ہی
نقدی وہاں کام آتی ہے یوم لاینفع مال وبنون ہاں ان کا ثواب ضرور پہنچتا ہے خ
اس پر نہیں۔

دسواں تیجا چالیسواں

خداتعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَ
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

وہ لوگ جو بعد ان کے آئے ہیں کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے بخش ہمیں
ہمارے بھائیوں کو بھی بخش جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں ساتھ ایمان کے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کے لئے دعا مانگنا ضروری ہے زندہ کی دعا
بخشے جاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:

اُمَّتِىْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَهَا بِذُنُوْبِهَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُوْ
لَاذُنُوْبَ عَلَيْهَا تُمَحَّصُ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَهَا. رواہ الطبرانی فی ال

عن انس ہکذافی شرح الصدور صفحہ ۱۲۸

حضرت انس فرماتے ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے:
میری امت مرحومہ ہی قبروں میں گناہ لے کر داخل ہوتی ہے جب نکلے گی پاک نکلے گی گناہوں سے ان کے گناہ بہ سبب استغفار مومنین کے دور ہو جائیں گے

آج کل کے نئے فرقے والے بجائے استغفار الٹے ماں باپ کو کافر مشرک بناتے ہیں اپنے آپ کو ہدایت یاب سمجھتے ہیں:

کما قولہ تعالی: اِنَّھُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ.

تحقیق انہوں نے پکڑا شیطانوں کو دوست سوائے اللہ کے گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

لائق تھا کہ کچھ ماں باپ واقارب کو صدقہ یا استغفار سے مدد کی جاتی تا کہ وہ گنہ گار بھی ہوں تو بھی بخشے جائیں، جیسا کہ ابی سعیدی خدری سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: یَتْبَعُ الرَّجُلَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الْحَسَنَاتِ اَمْثَالُ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ: اَنّٰی ھٰذَا؟ فَیُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِلَکَ. رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی کذافی الشرح الصدور صفحہ ۱۲۷

حضرت فرماتے ہیں ایک مرد کو دن قیامت کے نیکیاں پہاڑں کے برابر ملیں گی وہ کہے گا یہ کہاں سے آئیں کہا جائے گا تیرے فرزند نے تیرے لئے استغفار کی تھی پس ضروری ہوا اس سے مردہ ماں باپ کے لئے صدقہ درود وفاتحہ استغفار سے مدد کی جائے زیادہ نہیں تو جمعرات ، محرم وعیدین کو تو ترک نہ کیا جائے کیوں کہ ان دنوں میں

ارواحِ اموات آتے ہیں۔

تفسیر عزیزی صفحہ ۱۰۵ میں لکھا ہے:

---

۱ خزانۃ الروایات میں ہے: عن ابن عباس رضی اللہ عنه یقول انه کان یوم عید ویوم الجمعة او یوم عاشورة او لیلة نصف من شعبان تاتی ارواح الاموات ویقومون علی ابواب بیوتهم فیقولون: هل من یترحم علینا هل من احد یذکر غربتنا یامن سکنتم بیوتنا یامن سعدتم بماشقینا یامن انتم فی اوسع قصورنا ونحن فی ضیق قبورنا یامن استذلتم الینا منادیامن نکحتم نسائنا هل من احد یتفکر فی غربتنا وفقرنا و کتبنا مطویة و کتبکم منشورة، هکذا فی کنز العباد و دقائق الاخبار للامام الغزالی، ۱۲۔

ملخصاً یعنی ابن عباس فرماتے ہیں کہ عید کے روز جمعہ و عاشورہ کے دنوں میں شب قدر میں مردوں کی روح اپنے گھروں کے دروازے پر آ کر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کیا کوئی ہم پر رحم کرتا ہے؟ ہماری غربت کو یاد کرتا ہے؟ اے ہمارے گھروں میں رہنے والو! تم کشادہ گھروں میں رہتے ہو ہم تنگ قبروں میں وغیرہ وغیرہ نکاح کیا تم نے ہماری عورتوں کو کیا ہماری غربت کا فکر ہے اور تنگ دستی کا ہمارے اعمال نامہ لپیٹے گئے تمہارے کشادہ ہیں،

پس جب مردوں کا جمعرات و عیدین وغیرہ میں دروازہ پر آ کر سوال کرنا ثابت ہوا گر ان کو کچھ نہ دیا جائے تو کیا وہ بددعا نہ کریں گے ناراض نہ ہو جائیں گے؟ افسوس ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے آباء واجداد کو مایوس رکھا (امام الدین کوٹلی)

نیز وارد است کہ مردہ دراں حالت مانند غریقے ست کہ انتظام فریادرسی مے برد، وصدقات وادعیہ وفاتحہ دریں وقت بسیار بکار می آید وازیں جاہ است کہ طوائف بنی آدم تا یک سال وعلی الخصوص تا یک چلہ بعد موت دریں نوع امداد کوشش تمام مے نماید۔

(نیز وارد ہے کہ مردہ اس حالت میں غرق ہونے والے کی طرح ہوتا ہے کہ وہ فریادرسی کرتا ہے اور صدقات ودعائیں اور فاتحہ اس وقت اسے بہت کام آتی ہیں یہ ہی وجہ ہے کہ بنی آدم ایک سال تک یا ایک چلہ یعنی چہلم تک اس کی موت کے بعد پورے طور پر امداد کی کوشش کرتے ہیں،

شرح برزخ میں ہے:

لائق ہے کہ صدقہ پر ہمیشگی کی جائے میت کے لئے سات روز تک بعض کہتے ہیں کہ چالیس روز تک ہر روز صدقہ دیا جائے کیوں کہ میت کو چالیس روز تک نہایت شوق رہتا ہے اپنے گھر کا، اس دلیل سے تیجا دسواں چالیسواں بھی ثابت ہوا، فہو المراد۔

اپنے مجموعہ فتاوی صفحہ ۹۲ میں شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں:

آرے زیارت وتبرک بقبور صالحین وامداد ایشاں بامداد وثواب وتلاوت قرآن ودعا خیر وتقسیم طعام وشیرینی امور مستحسن وخوب است باجماع علماء وتعین روز عرس برائے آنست کہ آں روز تذکرہ انتقال ایشاں میباشد از دار العمل بدار الثواب

۳؎ شاہ عبدالعزیز والقمر اذا تسق کی تفسیر میں لکھتے ہیں صدقات وادعیہ وفاتحہ دریں وقت بسیار بکار روے آید۔

یعنی صدقات، دعائیں اور فاتحہ اس وقت اس کے بہت کام آتے ہیں۔

ولا ہر روز کہ ایں عمل واقع شود موجب فلاح ونجاتست کہ ولد صالح یدعولہ وتلاوت قرآن واہدی راعبادت قراردادن برکمال بلادت وافراد جہل است۔

اب غیر مقلدین شاہ عبدالعزیز پر لگائیں فتوی کیا لگاتے ہیں؟

خلاصۃ الفقہ بحوالہ زادالللبیب لکھا ہے:

اگر کسے از ملک خود طعام کند در خلق رنجو راند بے شبہ حلال بود، زیرآں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بروح حمزہ طعام شام، سوم ودہم روز وشش ماہ وسال ہا دادہ واصحاب نیز ایں چنیں کردہ اند ہر کہ ازیں منکر باشد فعل رسول علیہ السلام واصحاب منکر شدہ باشد۔

نیز طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ بِصَدَقَۃٍ تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْھَا عَنْ اَبَوَیْہِ فَیَکُوْنَ لَھُمَا اَجْرُھَا وَلَا یَنْتَقِصُ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا. کذافی شرح الصدور صفحہ ۱۲۹

جب کوئی نفلی صدقہ اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے تو اس اجر اس کے ماں باپ کو ملے گا اور صدقہ دینے والے کو بھی خسارہ نہ ہوگا اس کو بھی ویسا ہی ثواب ہوگا'

کھانا سامنے رکھ کر دعا

یہ نہ کہیں کہ حضور نے سامنے کھانا رکھ کر دعا نہیں کی دعا کی ہے دیکھو مشکوۃ صفحہ ۵۳۰:

عن ابی ھریرۃ قَالَ: لَمَّا کَانَ یَوْمُ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَصَابَ النَّاسَ

مُجَاعَةٌ .فَقَالَ عُمَرُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!اُدْعُھُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰہَ لَھُمْ عَلَیْھَابِالْبَرَکَۃِفَقَالَ: نَعَمْ!فَدَعَابِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَابِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِکَفِّ ذُرَّۃٍ یَجِیْءُ الْاٰخَرُبِکَفِّ تَمْرٍوَیَجِیْءُ الْاٰخَرُبِکَسْرَۃٍ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطَعِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ فَدَعَارَسُوْلُ اللّٰہِ بِالْبَرَکَۃِ.الخ

مختصراس کا یہ ہے روایت ہے ابو ہریرہ سے جب ہوادن غزوہ تبوک کا پہنچی لوگوں کو بھوک شدید، پس کہا عمر نے: یارسول اللہ! منگوائیے لوگوں سے (بچاہواتوشہ یہاں تک کہ دعا کی آپ نے اس پرالخ)

اہلسنت وجماعت نے جان لیا ہوگا کہ کھانے پر قرآن سے چند آیات پڑھ کردعامانگنی روح میت کوثواب اس کلام الٰہی وصدقہ کا بخشااس کے لئے بخشش خدا سے طلب کرنی مطابق سنت حمیدیہ کے ہے منع نہیں۔طیبی کے قول کا جواب گذر چکا ہے۔

قولہ: یہ مجلس جومتصارف ان شہروں میں ہے بدعت اور مکروہ ہے اس لئے کوئی دلائل شرعیہ اس کے ثبوت پر قائم نہیں ہے،اور جوامر کہ ایسا ہووہ بدعت حسنہ اور نا مشروع ہوتا ہے،ادنی درجہ بدعت سیءہ کا مکروہ ہے،قال ابن الحاج فی المدخل الخ۔

قولِ ابن الحاج

اقول: ابن الحاج کی بابت پہلے بھی کچھ عرض کرچکا ہوں اب مختصر سنئے!

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب ماثبت بالسنۃ کے صفحہ ۳۴ میں فرماتے ہیں:

ولقد اطنب ابن الحاج فی المدخل فی الانکار علی ما احدثہ

الناس من البدع والاهواء والغناء بالآلات المحرمات عند عمل المولد الشریف الخ.

البتہ تحقیق ابن الحاج نے مدخل میں بہت انکار کیا ہے ان چیزوں پر کہ لوگوں نے میلاد شریف کے وقت طرح طرح کے بدعات اور آلات محرمہ کے ساتھ گانا بجانا ایجاد کیا ہے۔

پس مخالف کے لئے یہ دلیل بھی کافی نہ ہوئی کیوں کہ اس نے جو آلات محرمہ کو منع کیا ہے اصل میلاد کو نہیں۔

دن کا تعین اور خوشی

فاکہانی کو علم نہ [1] ہونے سے میلاد نا جائز نہیں ہوسکتا ہے، علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالفضل ابن حجر نے اس کو حدیث سے ثابت کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

وَقَدْ ظهر لی تخریجها علی اصل ثابت وهو ما ثبت فی الصحیحین من اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَهُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسَاَلَهُمْ، فَقَالُوْا: هٰذَا یَوْمٌ اَغْرَقَ اللّٰهُ

---

[1] مولوی عبدالحی فرماتے ہیں: ذکر مولد فی نفسہ امریست مندوب خواہ بہ سبب وجود او در خیر الازمنہ یا بسبب اندراج مثل زیر سند شرعی در کسے ندبش را منکر نشدہ مگر یک طائفہ قلیلہ کہ رب نوع آن طائفہ تاج الدین فاکہانی مالکی است و اورا طاقتے نیست کہ مقابلہ بعلماء مستنبطین کہ فتوی بہ ندب ذکر مولد دادند کند پس قولش دریں باب معتبر نیست، مجموعہ فتاوی جلد۲ صفحہ ۱۳ ہکذا فی الجلد الثالث صفحہ ۱۲۸۔

تَعَالٰی فِرْعَوْنَ فِیْهِ وَنَجَا مُوْسٰی فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ شُکْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰی، فَقَالَ: اِنِّیْ اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِیَامٍ.

مجھ کو اس کی اصل ثابت ہوئی ہے وہ یہ کہ بخاری و مسلم میں ہے کہ

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے یہود کو دیکھا کہ دسویں تاریخ محرم کو روزہ رکھتے ہیں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے دریافت کیا کہ کیوں اس دن روزہ رکھتے ہو؟

یہود نے کہا: آج کے روز فرعون کو خدا نے غرق کیا اور موسیٰ کو نجات بخشی اس کے شکریہ میں ہم روزہ رکھتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: تم سے زیادہ موسیٰ سے علاقہ ہم کو ہے آپ نے بھی روزہ رکھا لوگوں کو روزہ کا حکم کیا۔

پس علاوہ اور ثبوت کے اس طریق سے بھی ثابت ہوا کہ دن معین کرنا اور اس روز خوشی کرنا اس میں کچھ عبادت کرنا خدا کی یاد میں لگا رہنا مستحب ہے۔

قتادہ سے روایت ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ، فَقَالَ: فِیْهِ وُلِدْتُّ وَفِیْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ صفحہ ۳۶۸.

پوچھا گیا آپ سے پیر کے روزہ کی بابت تو آپ نے فرمایا:

اس روز میں پیدا ہوا ہوں اسی روز مجھ پر وحی اتری۔

پس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اپنی ولادت کے دن روزہ رکھنے سے ہمیں بھی لازم ہے کہ اس روز کچھ عبادت کریں روزہ رکھیں یا صدقہ کریں مجلس قائم

کر کے آپ کے اوصاف جن کی ہمیں خوشی ہے سنائیں یا سنیں کیوں کہ ہم پر بھی خدا کا بہت احسان ہے کہ خدا نے ہمیں ایسا نبی بھیجا جو رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ میلاد کی مذکورہ بالا حدیث نظیر ہے۔

قولہ: چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی الخ۔

قول مجدد الف ثانی

اقول: مجدد صاحب کا انکار اس مجلس سے تھا جس میں اور بھی منہیات تھے ورنہ اصل میلاد کو وہ بھی منع نہیں فرماتے دیکھو! وہ فرماتے ہیں:

امروز طعام ہائے ملون فرمودہ ایم کہ
بروحانیت آں سرور علیہ الصلاۃ السلام پر ندو
مجلس شادی سازند الخ

آج کل رنگارنگ کھانے ہم تیار کر۔۔۔یں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے بھر پور ہوتے ہیں اور مجلس خوشی بناتے ہیں؟۔

مکتوبات جلد ثالث مکتوب صد و ششم نیز مکتوبات جلد ثالث صفحہ ۱۱۶ مکتوب ہفتاد و دوم ملاحظہ فرمائیں وہو ہذا

دیگر درباب مولود خوانی اندراج یافتہ
بود در نفس قرآن خواندن بصورت حسن در قصائد

نعت ومنقبت خواندن چہ مضائقہ است الخ

دوسرے میلاد شریف کی محفل میں مندرج ہے نفس قرآن خوانی خوبصورت انداز میں اور نعت ومنقبت کے انداز میں نعت پڑھنے میں کیا حرج ہے؟

مجدد صاحب کا قول بھی آپ کو مفید نہ ہوا جن کو مجدد صاحب نے منع کیا تھا وہ یہ تھا کہ مجلس سرود وغیرہ میں ذکر میلاد شروع کر دیا جاتا تھا انہوں نے ایسی مجلس میں ذکر میلاد منع کیا ہے ورنہ جس کی قرآن وحدیث میں نظیریں کثرت سے مل سکیں ان کا وہ کب انکار کر سکتے تھے؟

مولوی مظہر صاحب

حضرت مولانا مولوی محمد مظہر صاحب نقشبندی مجددی دہلوی مدنی مقامات سعیدیہ میں اپنے والد ماجد قدس سرہ کے حالات میں فرماتے ہیں عبارت ان کی یہ ہے

میفرمودند کہ خواندن مولود شریف وقیام نیز دیک ذکر ولادت با سعادت مستحب ست ودریں باب رسالہ خواص دارند ودوران تحقیق فرمودند کہ منع حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالی عنہ از مولود خوانی محمول بر سماع وغناء است لا غیر انتہت بحروفہا۔

فرماتے تھے کہ میلاد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا مستحب ہے اور اس سلسلہ میں آپ کا رسالہ خواص ہے اور دوران تحقیق فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ کا محفل میلاد سے منع فرمانا سماع اور غناء پر محمول ہے نہ کہ اس کے علاوہ پر۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی

قولہ: صفحہ ۱۳ قاضی ثناء [illegible] پیر مظہر [illegible] عرس کو منع فرمایا ہے:

لا یجوز الخ

اقول: پہلے دیکھنا چاہئے کہ عرس کیا چیز ہے کس کو کہتے ہیں؟

عرس ہے سال بسال جمع ہونا اس تاریخ پر کہ جس تاریخ میں صاحب قبر کا انتقال ہوا ہے اور ثواب تلاوت قرآن ودعائے خیر وصدقہ واستغفار سے میت کی مدد کرنا، اب بتایئے کہ اس میں کون سی چیز ناجائز ہے دعائے خیر وصدقہ واستغفار سے میت کو فائدہ پہنچنے کا ثبوت تو میں پہلے لکھ آیا ہوں وہاں دیکھئے! اعادہ کی ضرورت نہیں رہا سال بسال قبر پر آنا اس کی بابت سنئے!

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ قُبُوْرَ الشُّھَدَاءِ رَأسَ کُلِّ حَوْلٍ فَیَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ لِمَاصَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ وَالْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَۃُ ھٰکَذَا یَفْعَلُوْنَ تفسیر کبیر جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۰۶

تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال بسال آیا کرتے تھے شہداء کی قبروں پر اور یہ کہا کرتے تھے: السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور ابا بکر صدیق وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے وہ بھی سال بہ سال شہداء کی قبروں پر جایا کرتے تھے۔

پس اس کے معلوم ہوا کہ سال بہ سال قبرستان میں جانا صدقہ وخیرات و

استغفار سے امداد اموات کرنی منع نہیں بلکہ مستحب ہے۔

نیز زبدۃ النصائح صفحہ ۴۳ میں شاہ عبدالعزیز صاحب حدیث مذکورہ بالا سے ہی تعین عرس جائز فرماتے ہیں وہو ہذا:

آرے از زیارت الخ...... چنانچہ پہلے مجموعہ فتاوی سے میں لکھ چکا ہوں، وہاں دیکھیں!

ایسا ہی شاہ عبدالعزیز نے اپنے فتاوی صفحہ ۴۰ میں سوال عرس کے جواب میں لکھا ہے،

قاضی ثناء اللہ نے بھی اپنے خیال سے یہ لکھا ہے اس واسطے کہ قبر کو سجدہ اور طواف جائز نہیں قبر کو مسجد نہ بنائیں عید کی طرح خوشی نہ کریں! ان کا یہ اپنا خیال بھی ہمیں مضر نہیں کیوں کہ ان کا یہی مطلب ہے کہ قبر کو سجدہ نہ کریں عید کی طرح خوشی نہ کیا کریں ایسا کون کرتے ہیں وہ جو جاہل ہیں سال بہ سال جمع ہو کر صدقہ وخیرات و تلاوت قرآن پاک واستغفار میت کو انہوں نے منع نہیں کیا ان کی عبارت کو غور سے دیکھئے!

مولانا مولوی عبدالحی صاحب نے اپنے فتاوی صفحہ ۷۰ جلد سوم میں اسی سوال کے جواب میں عرس کو جائز و مستحسن لکھا ہے اور حدیث لَاتَجْعَلُوْا [۲] قَبْرِیْ عِیْدًا کا

---

[۱] پوری عبارت اس کی پہلے گذر چکی ہے امام الدین عفی عنہ۔

[۲] اول تو یہ حدیث ہی ضعیف ہے پہلے اس کے سند لکھو پھر پیش کرنا خدا نے جب کہا ہے:

یہی مطلب ہے کہ عید کی سی خوشی نہ کرو یا عید کی طرح سال بہ سال میں ہی نہ آیا کرو بلکہ اور وقت بھی آیا کرو۔

قبروں پر روشنی

قولہ: لعن اللہ زائرات القبور و المتخذین علیھا السرج و المساجد الخ

اقول: مولانا ان الفاظ مرتبہ سے کوئی حدیث ہی نہیں ہاں ایک ضعیف حدیث اسطرح ہے:

والمتخذین علیھا المساجد السرج

بقیہ ص ۸۳) ولو انھم اذظلموا انفسھم جائوک فاستغفر اللہو استغفر لھم الرسول لوجد اللہ توابا رحیما .

یعنی جن لوگوں نے ظلم کیا تھا اپنے نفسوں پر اگر آتے حضور کے پاس بخشش مانگتے اللہ سے اور حضور بھی ان کے لئے بخشش مانگتے تو اللہ کو بیشک پاتے توبہ قبول کرنے والا اور مہربانی کرنے والا دیکھو اس میں حضور کے پاس آنے کا حکم ہے خواہ وہ ایک بار ہو یا دو یا جماعت کی جماعت جتنے بھی گنہگار ہوں سب کو حضور کے پاس جانے کا حکم ہوتا ہے عام ہے کہ آپ روبرو ہوں یا پوشیدہ جس سے معلوم ہوا کہ قبروں پر جمع ہو کر جانا منع نہیں۔

اب سنئے! اس حدیث کا حال اس کی سند میں ابی صالح جس کو باذام یاباذ
کہتے ہیں، علامہ شمس الحق عون المعبود شرح ابوداؤ دجلد ثالث صفحہ۲۱۲ میں لکھتے ہیں

فان ابا صالح هذا هوباذام يقال باذات مولى ام ها نی بنت ابی
طا لب اور یہ بھی لکھا ہے:

وقد قيل انه لم يسمع من ابن عباس.

اس نے ابن عباس سے نہیں سنا۔

تقریب التہذیب میں لکھا ہے:

ابو صالح مولى ام هانی ضعيف مدلس من الثالثة

ابوصالح ضعیف اور مدلس ہے۔

تہذیب التہذیب صفحہ۴۱۶ جلداول میں ہے:

قال عبد الحق فی الاحکام ان ابا صالح ضعيف جداانكر عليه ذالک ابن القطان فی کتابه.وقد قال الجوزقانی انه متروک،قال: الازدی كذاب،قال ابواحمدالحاكم:ليس بقوی عندهم .

ایسا ہی میزان الاعتدال جلداول صفحہ۱۱۸ میں ہے:

جب ابوصالح کا حال سن چکے ہو کہ وہ سخت مجروح ہے پھر اس کا سننا بھی ابن عباس سے ثابت نہیں تو پھر کیوں کر اس کی روایت سے دلیل بن سکتی ہے؟ مساجد قبور کا تو کوئی اختلاف نہیں وہ سب کے نزدیک منع عرس وغیرہ میں کوئی قبر پر نماز نہیں پڑھتا نہ کوئی قبر کو قبلہ تصور کرتا ہے، رہا بزرگوں کے مزاروں پر چراغ روشن کرنا سو اس کی بابت عرض ہے کہ ولیوں کی قبروں پر چراغ روشن کرنا کوئی منع نہیں بلکہ پسندیدۂ خدا اور رسول

ہے، خداتعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ

جو تعظیم کرے اللہ کے نشانوں کی پس یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

امام نووی شرح مہذب میں اور علامہ نووی علی سمہودی نے جواہر العقدین میں تحریر فرمایا ہے:

لِاَنَّ عُلَمَاءَ الدِّیْنِ مِنْ اَعْظَمِ شَعَائِرِ اللّٰہِ۔

علماء دین اعظم شعائر اللہ ہیں۔

شاہ ولی اللہ الطاف القدس میں لکھتے ہیں:

شعائر اللہ عبارت از قرآن و پیغامبر و کعبہ و اولیاء اللہ است و ہر چہ منتسب بخدا بود۔

شعائر اللہ سے مراد قرآن، رسول خدا، کعبۃ اللہ اور اولیاء اللہ ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ علماء دین و اولیاءِ کرام کی تعظیم ضروری ہے۔

تفسیر روح البیان جلد اول صفحہ ۸۷۹ میں ہے:

وکذا ایقاد القنادیل والشمع عند قبور الاولیاء والصلحاء من باب التعظیم لاجلال ایضا للاولیاء فالمقصد فیها مقصد حسن ونذر الزیت والشمع للاولیاء یوقد عندهم تعظیما لهم محبة فیهم جائز ایضا لاینبغی النهی عنه.

اسطرح ہے مزارات اولیاء پر چراغ جلانا فانوسوں کا جلانا یہ بھی تعظیم و تکریم

سے ہے اور مقصود اس میں اچھا ہے اور نذر روغن وشمع کی اولیاء اللہ کے لئے جو ان
قبروں کے پاس جلایا جاتا ہے یہ بھی ان کی تعظیم ومحبت کے لئے ہے اور یہ جائز ہے
سے منع کر

اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء کی قبروں پر چراغ روشن کرنا منع نہیں بلکہ موجب
نجات ہے۔

حدیقه الندیه شرح طریقه محمدیه میں ہے:

اخــراج الشــمــوع الــی راس الـقـبـور بدعة واتلاف كذاف
البـزازية انتهى وهـذا كـلـه اذاخـلاعـن الـفـائدة واما اذا كان في موض
القبور مسجدا او كان القبور على الطريق او كان هناك احد جالس
كـان قبـر ولـي مـن الاولياء او عالم من العلماء المحققين تعظيما للرو
المشرقة علـى تـراب جسـده كاشراق الشمس على الارض اعلا
لـلـنـاس انه ولي ليتبركوابه ويدعوا الله تعالى عنده ويستجاب لهم فهو
امر جائز لا يمنع منه والاعمال بالنيات۔

قبر کے نزدیک چراغیں روشن کرنا بدعت واسراف کرنا مال کا ہے جیسا کہ
فتاوی بزازیہ میں ہے، یہ اس صورت میں ہے جبکہ فائدہ نہ ہو لیکن جبکہ قبروں میں مسجد
ہو یا قبرستان راستہ میں ہو یا وہاں کوئی بیٹھا ہو یا کسی ولی کی خانقاہ ہو یا کسی عالم کا مقبرہ
ہو تو چراغ روشن کرنا اور لے جانا منع اور بدعت نہیں اگر کسی بزرگ کی قبر ہو تو وہاں روشنی
کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ متبرک مقام ہے استجاب کا موجب ہے
اس نیت سے قبر کے پاس چراغ جلانا منع نہیں کیوں کہ کام نیت پر موقوف ہے حدیقہ

ندیہ جلد ۲ صفحہ ۴۲۹۔

پس خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ولیوں کی قبروں پر چراغ روشن کرنا منع نہیں بلکہ موجب ثواب ہے۔

قولہ: مولوی اسماعیل صاحب عالم صالح متقی تا تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے۔

اقول: مولوی اسماعیل پر فتوی دیکھنا ہو یا اس کی کتاب تقویۃ الایمان پر عمل کرنے یا عوام کو پاس رکھنے اس کے کا حکم دیکھنا ہو تو

کتاب بھونچال بر لشکر دجال صفحہ ۴۹ یا ۵۸

اور ابطال الاباطیل صفحہ ۱۶ تا ۱۷

اور دوگازہ خدائی لا مذہبوں کی فنا ہے

اور الکوکبۃ الشہابیہ

و سل السیوف الہندیہ

و فتاوی حرمین شریف مطبوعہ اہلسنت و جماعت بریلی

و ازالۃ العار دیکھو!

آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ بیشک ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے بشرطیکہ وہ مندرجہ عقائد کتاب تقویۃ الایمان سے توبہ نہ کی ہو بے توبہ مر گیا ہو۔

مولوی حسین کے اشعار کا جواب

مولوی محمد حسین کے اشعار میں کوئی آیۃ حدیث نہیں جو لائق جواب ہوتا ہم پھر بھی اس کا جواب شعروں میں تحفہ حنفیہ میں چھپ چکا ہے وہو ہذا۔

مباح حسب روایت ہے محفل میلاد روا از روئے درایت ہے محفل میلاد
ضرور مورد رحمت ہے محفل میلاد کہ بزم ذکر ولادت ہے محفل میلاد
شعار اہل محبت ہے محفل میلاد عدو کی جان پر آفت ہے محفل میلاد
کلید مخزن برکت ہے محفل میلاد در مدینہ رحمت ہے محفل میلاد
بیان تولد حضرت کا جس مقام میں ہو اسی جگہ سے عبادت ہے محفل میلاد
رسول پاک نے یہ خود بیان فرمایا نہیں خلاف روایت ہے محفل میلاد
ہوا جب ایسا عمل صحابہ سے منقول کہاں سے کہتے ہو بدعت ہے محفل میلاد
سماں یہ دیکھنے سے رکھتا ہے تعلق خوب زمیں پہ صورت جنت ہے محفل میلاد
درود پڑھ کے محبت کا درے ہیں ثبوت یہ مومنوں کی علامت ہے محفل میلاد
ادب سے بیٹھے ہوئے حاضرین محفل میں ثبوت حسن عقیدت ہے محفل میلاد
ادب سے اپنے پیغمبر کا نام لیتے ہیں نشان الفت ہے محفل میلاد
ادب سے بیٹھتے ادب سے اٹھتے ہیں رسول پاک کی حرمت ہے محفل میلاد
قیام بھی ہے ضرور ایک امر مستحسن وہ مستحب ہے تو سنت ہے محفل میلاد
ہزاروں ایسے ہیں اہل علوم ماضی وحال کہ جن کے قول سے حلت ہے محفل میلاد
تمہارے منع پہ پھر کون اعتبار کرے کہ انسے صاف اجازت ہے محفل میلاد

محققانہ نظر گر کرو تو ہو معلوم پسند اہل حقیقت ہے محفل میلاد
کوئی دلیل بھی ہے اور کوئی محبت بھی جو کہہ رہے ہو کہ بدعت ہے محفل میلاد
کسی فقیہ و محدث سے کب یہ ثابت ہے کہ مصطفیٰ کی حقارت ہے محفل میلاد
نہ کیوں فلک سے ملک اس جگہ نزول کریں کہ بزم قدس کی صورت ہے محفل میلاد
نہ کیوں شگفتہ ہو پژمردہ دل یہاں آ کر بہار گلشن صنعت ہے محفل میلاد
جہاں ہو جلوہ نما انبیاء شاہ رسل وہ بارگاہ کرامت ہے محفل میلاد
جہاں ہے فضل الٰہی کا شامیانہ بپا وہ بزم گاہ فضیلت ہے محفل میلاد
اب اس کے بعد نہ دل میں کبھی سمجھنا تم کہ جائے طعن وملامت ہے محفل میلاد
کوئی سبب بھی ہے معقول حضرت والا کہ جس سے باعث نفرت ہے محفل میلاد
جو بدعقیدہ ہیں یاں کسلئے وہ شامل ہوں کریگا جس کو ارادت ہے محفل میلاد
نہ کیوں شریک ہو جو ہر یہاں دل وجاں سے کہ کار خیر سعادت ہے محفل میلاد

اب میں چند اشعار جناب صاحب حجت قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ عالم اہلسنت ناصر دین وملت قامع بدعت اعلی حضرت مرشد نا دماوانا مولانا مولوی مفتی حاجی احمد رضا خان بریلوی پر اکتفا کرتا ہوں بیت دربارہ

امام احمد رضا اور میلاد شریف

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکر آیات ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح شام جا کافر پہ قیامت کیجئے
آپ درگاہ خدا میں وجیہ ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب اب شفاعت بالمحبت کیجئے
اذن کب کا مل چکا اب تو حضور ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور جانب ماہ پھر اشارت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر مومنو! اتمام حجت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے التجا و استعانت کیجئے
یا رسول اللہ دہائی آپ کی گوشمال اہل بدعت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے زندہ پھر سے پاک ملت کیجئے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہا اولیاء کو حکم نصرت کیجئے
میرے آقا حضرت اچھے میاں ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

مولانا مولوی عبدالسمیع صاحب رامپوری

نہ ہوں شاد کیوں اہل دیں چار سو بفضل من اللہ فلیفرحوا
خدا کا بڑا ہم پہ احسان ہے نبی ہم پہ بھیجا وہ ذیشان ہے
کریں کیوں نہ ہم انبساط و سرور کیا ایسے سلطان نے ہم پہ ظہور

خدا خود کرے جب صفات رسول	پڑھیں ہم نہ کیوں معجزات رسول
یہ اہل سخن کی مثل خوب ہے	کہ محبوب کا ذکر محبوب ہے
پڑھے جو کہ میلاد خیر العباد	کرے اس کی اللہ پوری مراد
درود ایسے محبوب سبحان پر	سلام ایسے سلطان ذیشان پر

محدثین وفقہاء کی نظر میں میلاد مستحب ہے

(۱) شیخ عمر الدین محمد الملاء الموصلی من الصالحین المشہورین

(۲) علامہ ابوالخطاب ابن دحیہ اندلسی جو دحیہ کلبی صحابی کی اولاد میں سے تھے ذکر الزرقانی اور علماء صلحاء سلطان ابو سعید مظفر کی محفل میں آتے تھے ان کی اسماء نگاری کہاں کی جائے جن کو جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے:

حضر عنده فيه العلماء والصلحاء من غير نكير منهم

(۳) علامہ ابوالطیب السبتی نزیل قوص من اجلۃ العلما المالکیہ ذکرہ الزرقانی

(۴) امام ابو شامہ استاد نووی

(۵) علامہ ابوالفرج بن جوزی محدث فقیہ حنبلی

(٦) امام علامہ سیف الدین حمیری دمشقی

(۷) امام القراء المحدثین حافظ شمس الدین بن جزری

(۸) حافظ محمد الدین کثیر

(۹) علامہ ابوالحسن احمد بن عبداللہ البکری

(۱۰) علامہ ابوقاسم محمد بن عثمان اللولوی الدمشقی

(۱۱) شمس الدین محمد ابن ناصر الدین دمشقی

(۱۲) علامہ سلیمان برسوی

(۱۳) علامہ ابوالقاسم شمس الدین

(۱۴) الملولی حسن البحری

(۱۵) علامہ ابوالخیر سخاوی

(۱۶) سید عضیف الدین شیرازی

(۱۷) علامہ ابن حجر عسقلانی

(۱۸) شیخ جلال الدین سیوطی

(۱۹) محمد بن علی الدمشقی مصنف سیرۃ شامی

(۲۰) شیخ شہاب الدین صاحب قسطلانی صاحب مواہب الدنیہ وشارح صحیح بخاری۔

(۲۱) نورالدین علی حلبی شافعی مصنف سیرت حلبی

(۲۲) علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی شارح مواہب وغیرہ کتب احادیث۔

(۲۳) علی بن سلطان محمد ہروی معروف بہ ملا علی قاری

انہوں نے مولد شریف میں ثابت کیا ہے عمل مولد شریف تمام ملکوں مصر و شام وروم واندلس ومغرب وبلاد ہندوستان ومکہ ومدینہ زادہما اللہ شرفا جمیع بلاد اسلامیہ سے ثابت ہے اور لکھا اس میں ملا علی قاری نے کہ اس محفل کی عظمت یہ ہے کہ کوئی مشائخ وعلماء اس میں شامل ہونے سے انکار نہیں کرتا اگر میں شمار کروں جو میلاد کو جائز

اور مستحسن کہتے ہیں تو مجھ سے ہو ہی نہیں سکتا

اگر کسی کو شوق ہو تو دیکھئے انوار ساطعہ جب میلاد شریف کو علماء وصلحاء جائز فرماتے ہیں تو بموجب فرمان عالیشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر عمل کرنا واجب ہوا۔

روی عن ابی سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب ولا فی سنة فقال ینظر فیه العابدون من المومنین سنن دارمی .

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے ایسے امر سے جس کا ذکر بظاہر قرآن وحدیث میں نہ ہو تو آپ نے اسے علماء کی نظر پر محمول فرمایا علماء کرام صدہا سال سے اس مجلس مبارک کو کرتے چلے آئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے ہے فرماتے ہیں:

---

[1] محیط میں لکھا ہے: **ماراه المسلمون حسنافهو عندالله حسن خصوصا اذا استمر فی بلادالاسلام والامصار لان العرف اذااستمر نزل منزله لاجماع وکذا العادة اذا ستمر واشتهرت.**

جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے خاص کر جب مسلمانوں کے ملکوں اور شہروں میں ہمیشہ جاری ہو جاتا ہے تو قائم مقام اجماع کے ہو جاتا ہے اور اسی طرح عادت بھی جب ہمیشہ جاری ہو اور مشہور ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے اگر محفل میلاد کا ثبوت بہیئت کذایہ نص سے تسلیم نہ کیا جائے تو بھی اس کے جواز اور استحباب کے لئے عمل صلحاء وعلماء وفقراء واولیاء ومشائخ امت عموماً خصوصاً شرقاً وغرباً وجنوباً وشمالاً ہمارے لئے کافی ہے (امام الدین کوٹلی)

فمن اعرض له منكم قضاء بعد اليوم فليقض بما في كتاب الله فان جاء ه امر ليس في كتاب الله فليقض بما قضى به النبى صلى الله عليه وسلم فان جاء ه امر ليس فى كتاب الله ولا قضى به نبيه فليقض بما قضى به الصالحون الخ رواه النسائى جلد دوم صفحہ ۲٦۴۔صفحہ ۱۸۴

جس شخص کو آج کے دن بعد کوئی حادثہ پیش آئے تو اس کا فیصلہ قرآن سے کیا جائے یعنی کلام اللہ سے فیصلہ کرے اور اگر قرآن میں وہ فیصلہ بظاہر نہ ملے تو حدیث پر فیصلہ کرے اگر حدیث میں بھی وہ مذکور نہ ملے تو نیک لوگوں کے فیصلہ پر فیصلہ کرے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کے فیصلہ پر فیصلہ دینا چاہئے چونکہ محفل میلاد تمہارے قول پر قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہوا تو بھی اس مجلس میلاد کا قائم کرنا حدیث مذکورہ سے ثابت ہوا چونکہ نیک لوگوں کا فیصلہ یہ ہے کہ مجلس میلاد مستحسن اور مستحب ہے چند اسماء گرامی بطور شہادت اوپر ذکر کئے گئے جو محفل میلاد کا منکر ہے وہ رسول کے فرمان کا منکر ہے فقیر نے عند اللہ سرخروئی حاصل کرنے کی غرض سے حق ظاہر کردیا ہے خداتعالی سب مسلمانوں کو عمل کرنے کی توفیق دے! آمین!

تقریظ

ا۔ابی عبدالقادر محمد عبداللہ امام مسجد جامع کوٹلی لوہاراں برادر اکبر مصنف

ثبوت مولود شریف میں یہ رسالہ نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھا گیا ہے اس کے استدلال وہ ہیں جو ہرگز ہرگز مخالف کو بشرط انصاف ان میں سے کسی میں انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے اور انکار کس طرح سے ہو جب کہ اس کے اثبات میں علاوہ اور دلائل کے ایک ایسی زبردست دلیل پائی جاتی ہے کہ جس پر ہرگز ہرگز چون وچراں نہیں کیا جاسکتا وہ یہ کہ پروردگار عالم نے اپنے پاک اور برگزیدہ کلام قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ .

جس میں غور کرنے سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہے کہ پروردگار عالم نے یہاں اس امر میں اپنے محبوب کے مولود شریف کا ذکر فرمایا ہے کہ پہلے تمام مخلوق یا بعض کو جمع ومخاطب فرما کر اپنے پیارے حبیب کی پیدائش اور ان کی طرف آنے کی خبر دی اور پھر ان کی صفات جمیلہ واخلاق حمیدہ کو بیان فرمایا کہ وہ اپنی امت پر نہایت مہربان ورحم والے ہیں اور ان کے ایمان وہدایت پر حریص ہیں اور انہیں اپنی امت کا محنت، مشقت رنج وغم، درد والم میں مبتلا ہونا عذاب الٰہی کی مصیبت میں گرفتار ہونا سخت ناگوار ہے۔

اور یہی طریقہ مروجہ میلاد میں ہوتا ہے تو جو شخص اس کو بدعت یا زبون کہے تو وہ گویا اپنے رب کے طریقہ وفعل کو ناجائز وگمراہ کہتا ہے۔

مولوی محمد شریف برادر مؤلف

میرے بھائی نے لکھ کر ذکر محمود کیا ہے مومنوں کے دل کو خوشنود
لکھا اثبات محفل میں رسالہ دیا آیت حدیثوں کا حوالہ
بہت پرزور ہیں اس کے دلائل ہراک مومن ہے ویسے اس پہ مائل
بہت عمدہ رسالہ یہ بنایا فتاویٰ منکروں کا سب اوڑایا
ہمیں تو پہلے ہی اس کا ہے اقرار نہیں منکر کو بھی اب تاب انکار
بھلا جس کو محبت کا ہو اقرار کرے کیوں محفل سرور سے انکار
یہ مجلس مورد رحمت خدا ہے کہ اس میں شرح خلق مصطفیٰ ہے
نبی کا ذکر ہے ذکرِ الٰہی حدیثوں سے ملے اس کی گواہی
خدا کے ذکر کی مجلس لگانا نتیجہ اس کا ہے بخشش کا پانا
نبی کا ذکر ہے اللہ کو مرغوب وہ ہے پیارا خدا کا اور محبوب
محبت جس کو ہے خیر الوری کی وہی پاتا ہے بس رحمت خدا کی
کیا اونچا خدا نے ذکر ان کا ارے منکر تیرا ہے حوصلہ
خدا اونچا کرے اور تو گھٹائے بھلا تو کون جو اس کو مٹائے
خدا فرماچکا قرآن کے اندر کرو تعظیم اور تو قیر سرور
پھر اس کو شرک یا بدعت بتانا سراسر اپنا ہے ایمان گوانا
صحابہ نے پڑھی نعت پیغمبر نبی کے سامنے اشعار پڑھ کر

نبی ذکر ولادت خود سنایا صحابہ تابعینوں سے بھی آیا

یہ مجلس باعث رحمت ہے بھائی یہ مجلس موجب برکت ہے آئی

نبی رحمت ہیں رحمت پر ہے فرحت نبی نعمت ہے نعمت پر ہے فرحت

عرب میں گھر یہ گھر اس کا ہے چرچا خدا کے گھر میں بھی ہے اس کا شہرا

مدینہ میں بھی ہے باصدوزینت کریں میلاد میں اظہار فرحت

یمن میں روم میں اور شام میں بھی مصر میں جابجا فرحت ہے اس کی

ابوشامہ جو نووی کا ہے استاد لکھا ہے اس نے بھی جائز ہے میلاد

محدث ابن جوزی جو ہے مشہور عمادالدین حافظ بھی ہے مسرور

سخاوی اور محدث ابن جزری عراقی اور مجدالدین و ہروی

جمال الدین و ہمدانی سیوطی مصنف سیرت شامی وحلبی

شہاب الدین صاحب قسطلانی محدث ابن حجر عسقلانی

وہ دمیاطی و اسماعیل حقی خفاجی اور زرقانی و مکی

محدث شیخ عبد الحق کامل محدث دہلوی بھی اس کا عامل

بہت علماء مشائخ اور بھی ہیں مجوز محفل مولد سبھی ہیں

ڈرو! ان سب کو مشرک نہ بناؤ! نبی بے شرم رب سے خوف کھاؤ!

خدا ایسوں کے فتنہ سے بچائے ہوا ان کی کسی کو نہ لگائے

آمین بجاہ النبی الکریم